عنبر ناگ ماریا
موت کا جہاز
قسط نمبر (۲۹)
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید
1

فہرست!

چور سے ملاقات
بادبان کھل گئے
چور کی تلاش
کپتان کی مرمت
آیا طوفان
موت کا جہاز
سمندر میں جنگ
آدم خور وحشی
جاپانی بندرگاہ
ملکہ کی روح

سنو پیارے بچو!

عنبر، ناگ اور ماریا کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ ایک شہر کی سرائے میں اُترتے ہیں چار روز کے بعد یہاں سے ایک سمندر جہاز آگے کو روانہ ہو رہا ہے۔

جہاز سفر پر روانہ ہوتا ہے جہاز کا کپتان عنبر کے خزانے کو لوٹنا چاہتا ہے ناگ اس کی مرمت کرتا ہے یہ جہاز طوفان میں پھنس کر ڈوب جاتا ہے عنبر، ناگ اور ماریا ایک تختے پر سوار ہو کر ایک آدم خور وحشیوں کے جزیرے میں پہنچ جاتے ہیں وہاں سے فرار ہو کر وہ سمندر میں جاتے ہیں جہاں سمندری ڈاکو انہیں اغوا کر لیتے ہیں۔ آدھی رات کو سمندری ڈاکو عنبر کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں۔

چور سے ملاقات

سرائے میں تینوں بہن بھائیوں کی تیسری رات تھی۔

وہ سفر کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے عنبر نے سمندر جہاز پر کھانے
پینے کے لئے خشک انگور اور بادام خرید کر جھولے میں بھر لئے تھے
ناگ نے نیا ریشمی لباس بنوایا تھا۔ ماریا نے بھی نئے نئے کپڑے بنوا
لیے تھے مگر ان کپڑوں کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس لئے کہ وہ تو کسی کو
دکھائی ہی نہیں دیتی تھی پھر رنگ برنگ ریشمی کپڑے پہننے کا بھلا فائدہ
ہی کیا تھا عنبر اور ناگ اسے مذاق کیا کرتے کہ ماریا بہن جب
تمہارے پہنے ہوئے کپڑے کسی کو نظر ہی نہیں آئیں گے تو پھر انہیں سجا
بنا کر پہننے کی کیا ضرورت ہے بس سیدھے سادے کپڑے پہن لیا کرو

۔ماریا کہتی۔

بھائیو، غائب ہو کر تو میں بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہوں زندگی کا
سارا مزہ جاتا رہا ہے کاش کسی طرح مجھ پر سے جادو کا اثر جاتا رہے
اور میں پھر سے ایک عام عورت بن کر زندہ رہ سکوں۔

ناگ جواب میں کہتا۔

خدا کو منظور ہوا تو جادو کا اثر ایک نہ ایک دن ضرور ٹوٹ جائے گا۔ وہ
دن بھی آ جائے گا جب ہم تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ سکیں گے
دو روز بعد ان کا جہاز سمندر کے سفر پر روانہ ہونے والا تھا۔

عنبر اور ناگ کو سرائے کا کونے والا کمرہ ملا تھا وہاں انہوں نے اپنے
بستر لگا لیے تھے ایک طرف دیوار کے ساتھ انہوں نے ماریا بہن کا
بستر بھی بچھا دیا تھا سرائے میں کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی کہ عنبر اور
ناگ کے ساتھ ایک ایسی لڑکی بھی رہ رہی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتی
جب وہ کسی کو دکھائی ہی نہیں دیتی تھی تو پھر کسی کو خبر بھی کیسے ہو سکتی تھی
لیکن سرائے کے کھانا لانے والے نوکر کو بڑی حیرانی تھی کہ عنبر اور ناگ

تین آدمیوں کا کھانا کیوں منگواتے ہیں؟

ایک روز وہ چھپ گیا اور دروازے کے سوراخ میں سے اندر جھانک کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے لگا کہ یہ لوگ تیسرا کھانا کسے کھلاتے ہیں عنبر نے عادت کے مطابق ایک کھانا اٹھایا اور ماریا کے سامنے رکھ دیا ماریا نے باتیں کرتے ہوئے کھانا شروع کر دیا نوکر کو بڑی حیرانی ہو رہی تھی کیونکہ اسے کمرے میں ایک عورت کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں اور کھانے کی پلیٹ میں سے کھانا بھی غائب ہو رہا تھا مگر سب سے بڑی حیرانی کی بات یہ تھی کہ عورت اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

نوکر نے اس کا ذکر سرائے کے مالک سے کیا تو اس نے کہا۔

تمہارا دماغ الٹ گیا ہے گدھے کہیں کے.......... بھاگ جا یہاں سے اور جا کر کام کر۔

نوکر نے کہا۔

مالک مگران کے پاس تھیلے میں سونے کی اشرفیوں کا ڈھیر بھی ہے مجھے تو یہ کوئی چور معلوم ہوتے ہیں۔

مالک نے ڈانٹ کر کہا۔

الو کی دم وہ چور ہوں یا کوئی اور ہوں، ہمیں اس سے کیا؟ چل دور ہو یہاں سے۔

نوکر چلا گیا۔ مالک اپنے کام میں لگ گیا لیکن وہاں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کے کان کھڑے ہو گئے یہ شخص ایک مشہور چور تھا اس کا کام ہی مسافروں کو لوٹنا تھا وہ سمندری جہازوں پر سفر کرتا اور راستے میں کسی نہ کسی امیر مسافر کو تاڑ کر اسے دوست بناتا اور پھر لوٹ کر راستے میں کسی بندرگاہ پر اُتر جاتا۔

اس چور کا نام پھوما تھا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ عنبر اور ناگ نام کے دو

بھائی سمندری جہاز میں جاپان تک سفر کر رہے ہیں اور ان کے پاس
سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا جھولا ہے تو اس کی طبیعت للچا گئی اس
نے جھٹ فیصلہ کر لیا کہ وہ انہی پر ہاتھ صاف کرے گا اور ان کا مال
لوٹ کر راستے میں کسی بھی پہلی یا دوسری بندرگاہ پر چپکے سے اُتر جائے
گا وہ بڑا خوش ہوا کہ اسے شکار مل گیا کئی روز سے وہ شکار کی تلاش میں
تھا مگر اسے شکار نہیں مل رہا تھا اس بحری جہاز میں عنبر اور ناگ ہی سب
سے امیر آدمی تھے جو سفر کر رہے تھے۔
چور اب عنبر اور ناگ کے ساتھ دوستی ڈالنے کے لئے ان کے کمرے کی
طرف آ گیا رات کا پہلا پہر تھا اور سرائے میں روشنیاں ہو رہی تھیں
اور بڑی رونق تھی عنبر اور ناگ سرائے کے قہوہ خانے میں بیٹھے کھانے
کے بعد قہوہ پی رہے تھے ان کا کمرہ بند تھا باہر تالا پڑا تھا اور اندر ماریا
کھانا کھا کر آرام کر رہی تھی عنبر اور ناگ دونوں بھائی ایک میز پر بیٹھے

بڑے مزے سے گرم گرم قہوہ پی رہے تھے وہ بڑے خوش تھے کہ ایک
عرصے کے بعد سمندر میں سفر کرنے والے تھے۔
ناگ کہنے لگا۔
عنبر سمندری سفر بڑا مزے دار رہے گا۔ کیوں کہ کل جہاز کے ایک
خلاصی سے ملاقات ہوئی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ سمندری طوفان ان دنوں
بہت کم آتے ہیں۔
عنبر کہنے لگا۔!
بھائی ناگ اگر طوفان راستے میں آ بھی گیا تو پھر کیا ہے ہم بڑے
بڑے طوفانوں سے کھیلتے آئے ہیں ہم طوفانوں میں خوش رہتے ہیں
ہم طوفانوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔
یہ تو ٹھیک ہے عنبر لیکن بعض طوفان ایسے ہوتے ہیں کہ سفر کا سارا مزہ
برباد ہو جاتا ہے اور جہاز سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔

اگر جہاز ڈوب بھی گیا تو کیا ہوگا ہم دونوں بچ جائیں گے میں تو مر ہی
نہیں سکتا، باقی تم سانپ بن کر سمندر پر تیر سکتے ہو۔

ناگ لاجواب ہو کر ہنستے ہوئے بولا۔

بھائی عنبر تمہارے ساتھ باتوں میں کوئی پورا نہیں اتر سکتا تم جو کہتے ہو
میں مان لیتا ہوں۔

وہ باتیں کر رہے تھے کہ چور نے ان کے پاس آ کر جھک کر سلام کیا اور
بڑی ہی میٹھی اور نرم آواز میں بولا۔

اگر آپ کو ناگوار نہ گزرے تو کیا آپ اس پردیسی کو قہوے کی ایک
پیالی پلا سکتے ہیں؟

عنبر نے خوش اخلاقی سے کہا۔

کیوں نہیں بھائی ایک پردیسی کی خدمت کر کے ہمیں خوشی ہوگی یہاں
ہمارے پاس بیٹھو اور قہوہ پیو۔

چور وہاں بیٹھ گیا۔ ناگ نے اس کی پیالی میں قہوہ ڈالتے ہوئے پوچھا
تم کون ہو اور کہاں جا رہے ہو۔؟

چور نے مسکین صورت بنا کر کہا۔

میں ایک غریب پردیسی ہوں، میرا گھر دریائے یانگسی کے کنارے تھا
سیلاب آیا اور میرا سب کچھ بہا کر لے گیا میرے بیوی بچے بھی
سیلاب میں بہہ گئے اب میں اس دنیا میں اکیلا ہوں زمین کا ایک
آخری ٹکڑا رہ گیا تھا اسے بیچ کر اتنے پیسے بڑی مشکل سے ہوئے ہیں
کہ جہاز کا کرایہ دے سکوں میں یہاں سے جاپان جا رہا ہوں شاید
وہاں جا کر میرے حالات اچھے ہو جائیں۔

عنبر نے کہا۔

تمہاری دردناک کہانی سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔

ناگ نے کہا۔

بتاؤ ہم تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں بھائی ؟

چور نے عاجزی سے کہا۔

آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھ سے ہمدردی کے دو بول کہے
ورنہ اس دنیا میں کون کسی کے دکھ درد کو سنتا ہے۔بس مجھے اتنی اجازت
دیجئے کہ سفر میں کبھی کبھی آپ کے پاس آ کر بیٹھ جایا کروں اور اپنے
دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کروں۔

عنبر نے چور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ہمیں خوشی ہوگی تمہیں اپنے پاس بٹھا کر تم بے شک جب اور جس
وقت چاہو ہمارے پاس آ سکتے ہو۔

آپ بھی جاپان جا رہے ہیں کیا؟

ہاں بھائی، ہم بھی جاپان جا رہے ہیں،تمہارے ساتھ سفر بڑا اچھا کٹے
گا۔

چور تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھ کر چلا گیا۔

عنبر اور ناگ پر چور کی جھوٹی کہانی نے بڑا اثر کیا تھا
۔

ناگ نے کہا۔

بے چارا بہت دکھی ہے ہم ضرور اس کی مدد کریں گے۔

عنبر بولا۔

میرا تو خیال ہے ہمیں اسے کچھ اشرفیاں دے دینی چاہئیں۔

اس طرح اس کی خودداری کو شاید ٹھیس لگے۔

یہ بھی ٹھیک ہے میرا خیال ہے کہ ہمیں مناسب وقت کا انتظار کرنا
چاہیے اگر کوئی ایسی گھڑی آ گئی تو ہم اس کی ضرور مدد کریں گے۔

قہوہ پینے کے بعد عنبر اور ناگ اپنے کمرے میں ماریا کے پاس آ گئے
انہوں نے ماریا کو بھی چور کے بارے میں بتایا تو وہ بولی۔

ہمیں اس شخص سے بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے آج کے زمانے
میں لوگ دوسروں کی ہمدردیاں حاصل کر کے بھی نقصان پہنچا جاتے
ہیں۔

عنبر نے کہا۔

ایسی بات نہیں ہے ماریا بہن۔ وہ شخص سچ مچ بڑا دکھی تھا سیلاب نے
اس کے بیوی بچوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔

ناگ بولا۔

ویسے ہمیں ہوشیار ضرور رہنا چاہیے۔ ماریا بہن کا خیال درست ہے ہم
ایک لمبے سفر پر نکلے ہوئے ہیں ہمیں ہر طرح کے آدمیوں سے پالا پڑ
سکتا ہے۔

تھوڑی دیر وہ باتیں کرنے کے بعد وہ سو گئے۔

ادھر چور سرائے کے مالک کے پاس جا کر بیٹھ گیا سرائے کا مالک چور

سے ملا ہوا تھا مالک نے چور سے پوچھا۔

کہو دال گلتی نظر آتی ہے یا نہیں۔؟

چور مکاری سے مسکرا کر کہنے لگا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں کسی کام میں ہاتھ ڈالوں اور ناکام ہو جاؤں
میں نے ان پر اپنی غریبی کا جادو ڈال دیا ہے اب میرا راستہ ہموار ہو گیا
ہے۔

مالک بولا۔

اسامی بڑی موٹی ہے نوکر کہہ رہا تھا کہ ان کے پاس بڑی دولت ہے۔

فکر نہ کرو یہ ساری دولت میں راستے میں ہی ٹھکانے لگا دوں گا۔

ہمارا حصہ مت بھول جانا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے تمہارا حصہ تمہیں واپس آتے ہی دے دوں گا، آخر تم
نے مجھے جہاز کا کرایہ دیا ہے مجھے سرائے میں رہنے کے لئے کمرہ دیا

ہے اور پھر میں نے ہمیشہ تمہیں چوری کے مال میں سے حصہ دیا ہے۔

سرائے کا مالک سر کھجاتے ہوئے بولا۔

یار ایک انوکھی بات نوکر بتا رہا تھا۔

چور نے دل چسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

کون سی انوکھی بات۔؟

مالک بولا۔

خدا جانے اب اس کا دماغ پھر گیا تھا یا ویسے ہی جھوٹ بول رہا تھا۔

آخر بات کیا ہے۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔؟

کہہ رہا تھا کہ ان دو مسافروں کے پاس سونے کی اشرفیوں کے ڈھیر ہیں اور ان کے ساتھ ایک عورت ہے جو نظر نہیں آتی۔

چور بولا۔

یہ کیا بات ہوئی۔تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ کیسے غائب ہو سکتی

ہے اور کیسے کھانا کھا سکتی ہے۔

سرائے کے مالک نے غصے سے کہا۔

وہ تو کہتا ہے کہ اس نے کسی غیبی عورت کو تھالی میں سے کھانا کھاتے بھی دیکھا ہے وہ نظر نہیں آ رہی تھی مگر تھالی میں سے کھانا غائب ہو رہا تھا۔

چور نے سر کو جھٹک کر کہا۔

اس کا دماغ خراب ہو گیا ہو گا۔

سرائے کا مالک کہنے لگا۔

میرا بھی یہی خیال تھا اور میں نے بھی اسے یہی کہا تھا کہ تمہارا سفر بالکل آرام دہ رہے گا۔

چور اپنے چچا سے باتیں کرتے ہوئے بولا۔

چچا نے چور کو ایک آنے والے خطرے سے آگاہ کیا کہ کہیں یہ لوگ

کوئی نادیدہ قوتیں نہ رکھتے ہوں جس کی وجہ سے تم اپنی جان سے
ہاتھ دھو بیٹھو۔

چور کے چچا نے کہا۔

فکر نہ کرو چاچا۔ میں کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلا اگر یہ جادوگر بھی ہوئے
تو ایسا کام دکھاؤں گا کہ یہ لوگ سارا جادو وادو بھول جائیں گے۔

سرائے کے مالک نے کہا۔

شاباش مجھے تم سے یہی امید تھی ویسے کوشش کرنا کہ جہاز میں زیادہ
آگے نہ جاؤ راستے میں ہی اشرفیوں پہ ہاتھ صاف کر کے کسی بندرگاہ
پراتر جانا۔

چور کہنے لگا۔

چاچا۔ میں تو تم سے بھی زیادہ بے صبرا ہوں لیکن بہت جلدی بھی ہاتھ
صاف کیا تو پہلی بندرگاہ بھی تین دن اور تین رات کے سفر کے بعد آتی

ہے۔

سرائے کا مالک بولا۔

ہاں، اتنی دیر تو ضرور لگ جائے گی بہر حال تمہارا بے چینی سے انتظار
کروں گا۔

چور سرائے کے مالک سے دیر تک باتیں کرتا رہا پھر وہ اٹھ کر اپنے
کمرے میں جانے لگا تو اسے خیال آیا کہ عنبر اور ناگ کے کمرے کے
قریب سے گزرنا چاہیے کمرے کے پاس آ کر چور نے دروازے کے
سوراخ میں سے اندر جھانک کر دیکھا دیا جل رہا تھا اور اندر دونوں
بھائی قالین پر سو رہے تھے اس نے سوچا کہ نوکر غلط کہتا تھا کہ ان کے
پاس کوئی غیبی عورت بھی ہے اگر ایسی ویسی بات ہوتی تو وہ اسے ضرور
نظر آتی کیونکہ ایسے لوگ عام طور پر سونے کے وقت ظاہر ہو جاتے
ہیں مگر اندر تو سوائے دونوں بھائیوں کے اور کوئی نہیں تھا۔

چور اپنے کمرے میں آ کر سو گیا۔

بادبان کھل گئے

اگلا روز ملک چین میں ان کا آخری روز تھا۔

عنبر اور ناگ نے اٹھ کر باہر سے ناشتہ منگوایا۔ ماریا بھی اٹھ پڑی تھی تینوں نے مل کر ناشتہ کیا نوکر نے پھر جا کر سرائے کے مالک سے کہا کہ اندر دو آدمی ہیں مگر ناشتہ تین انسان کر رہے ہیں مالک کے پاس اس وقت چور بھی بیٹھا ہوا تھا سرائے کے مالک نے اسے کہا کہ وہ خود جا کر معلوم کرے کہ اصل معاملہ کیا ہے چور وہاں سے اٹھا اور عنبر کی کوٹھڑی کے دروازے پر آ کر اندر جھانکنے لگا نوکر نے سچ کہا تھا۔

کیا دیکھتا ہے کہ اندر قالین پر دستر خوان بچھا ہے عنبر اور ناگ آمنے سامنے بیٹھے ناشتہ کر رہے ہیں لیکن ان کے برابر ایک اور تھالی رکھی ہے جس میں سے انڈا اور پھل غائب ہو رہے ہیں صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی تیسرا انسان وہاں بیٹھا ان کے ساتھ ناشتہ کر رہا ہے مگر دکھائی نہیں دے رہا۔

چور بڑا حیران ہوا کہ یہ قصہ کیا ہے ضرور یہ لوگ جادوگر ہیں اسے بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا جادوگروں کے تھیلے سے اشرفیاں چرانا سانپ کے منہ سے منکا نکالنے والی بات تھی چور نے کئی بار اندر جھانک کر دیکھا آخر اس نے دروازے پر دستک دی عنبر نے جلدی سے ماریا کو اشارہ کیا ماریا نے تھالی ہاتھ میں اٹھا لی۔ تھالی ماریا کے ہاتھ میں جاتے ہی غائب ہو گئی ناگ نے دروازہ کھول دیا چور نے جھک کر سلام کیا اور بولا۔

میں معافی چاہتا ہوں آپ کو تکلیف دی میں ادھر سے گزر رہا تھا کہ
سوچا آپ کو سلام کرتا جاؤں۔

عنبر نے کہا۔

تشریف لاؤ بھائی۔اور ناشتہ کرو۔

چور یہی تو چاہتا تھا کہ کسی طرح اندر داخل ہو جائے۔

شکریہ میں تھوڑی دیر کے لئے اندر آ جاتا ہوں ناشتہ سرائے کے
مالک نے مجھے کرا دیا ہے وہ بھی آپ کی طرح بڑا رحم دل انسان ہے
اور مجھ سے بڑی ہمدردی رکھتا ہے۔

چور اندر داخل ہو گیا اور عنبر اور ناگ کے پاس قالین پر آ کر بیٹھ گیا اس
نے دیکھا کہ چند لمحے پہلے دستر خوان پر جو تیسری تھالی پڑی تھی وہ
غائب تھی اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ کمرے میں قالین پر ایک جگہ دباؤ
پڑا ہوا تھا جیسے کوئی غیبی انسان وہاں بیٹھا ہو، وہ ادھر ادھر کی باتیں

کرنے لگا۔!

آپ کو دیوتا بہت دولت عطا کریں۔آپ ایسے لوگوں کے دم قدم
سے ہی دنیا میں نیکی قائم ہے آپ نے مجھ جیسے دکھی انسان سے
ہمدردی کر کے اپنے بلند اخلاق کا ثبوت دیا ہے۔

عنبر نے پھل کی طشتری چور کی طرف بڑھا کر کہا۔

یہ تو ہر انسان کا فرض ہے بھائی کہ وہ مصیبت میں دوسرے انسان کے
کام آئے لو یہ انجیر کھاؤ۔

شکریہ۔

اور چور نے ایک انجیر اٹھا کر اسے منہ میں رکھ لیا وہ پھل بھی کھا رہا تھا
اور ساتھ ساتھ عنبر سے باتیں بھی کرتا جا رہا تھا اس کی چالاک نظریں
بڑی ہوشیاری سے کمرے کی ایک ایک شے کا جائزہ لے رہی تھیں۔

ناگ نے کہا۔

سنا ہے بادبانی جہاز کل صبح صبح یہاں سے روانہ ہو جائے گا۔

چور بولا۔

میں کپتان سے ملا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ اگر موسم اچھا رہا تو ہم کل صبح چین کے ساحل سے چل پڑیں گے۔

عنبر نے کہا۔

موسم تو اچھا ہی رہے گا۔

ناگ کہنے لگا۔

تو پھر کل اس وقت ہم بحری جہاز میں سفر کر رہے ہوں گے۔

ضرور ضرور۔

اچانک ماریا کے ہاتھ سے چمچ نیچے گر پڑا عنبر اور ناگ کچھ گھبرا سے گئے چور نے قالین پر چمچ گرتے دیکھا تو حیران ہو کر پوچھنے لگا۔

کمال ہے یہ چمچ اوپر سے کیسے آ گیا۔؟

ناگ جھٹ بولا۔

الماری کے اوپر اسے میں نے رکھا تھا میرا خیال ہے اپنے آپ نیچے گر پڑا ہوگا۔

چور نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

میرا بھی یہی خیال ہے ورنہ آسمان سے تو گر نہیں سکتا۔

عنبر نے کہا۔

جی ہاں۔

اور چمچ اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لیا، ماریا کو بڑا افسوس ہوا کہ اس کی ذرا سی بے احتیاطی سے عنبر اور ناگ کو جھوٹ بولنا پڑا اور اگر وہ موقع پر بہانہ نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اجنبی آدمی کو شک پڑ جاتا چور کو ثبوت مل گیا تھا کچھ دیر چکنی چپڑی باتیں کرنے کے بعد اس نے بڑے ادب سے اجازت لی جھک کر سلام کیا اور بڑی مسکین صورت بنائے کمرے میں

سے باہر نکل گیا۔

وہاں سے وہ سیدھا سرائے کے مالک کے پاس آیا۔

تمہارے نوکر نے ٹھیک کہا تھا۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ میں ایک تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں۔

مالک نے پوچھا۔

کون سا تماشہ؟

چور نے بڑے آرام سے سرائے کے مالک کو چمچ کے گرنے کا سارا
واقعہ سنا دیا، سرائے کا مالک گردن ایک طرف کر کے سر کھجانے لگا۔

کیا واقعی تم سچ کہہ رہے ہو؟

مجھے تمہارے سامنے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے میں نے اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے کہ چمچ ایک دم قالین پر گر پڑا حالانکہ وہاں کوئی

بھی نہیں تھا۔

سرائے کے مالک نے فکر کے ساتھ کہا۔

بچو جی اب یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے یہ لوگ ضرور جادوگر ہیں کسی
مصیبت میں نہ پھنس جانا میں تو کہتا ہوں لعنت بھیجو ان کو۔

چور نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

چچا اگر ان کا مال نہ اڑایا تو پھر مزہ کیا آیا۔

تمہاری جو مرضی ہے کرو، ویسے میرا مشورہ تمہیں یہی ہے کہ ان کا پیچھا
چھوڑ دو کوئی دوسری آسامی تلاش کرو۔

چور قہقہہ لگا کر ہنسا اور کہنے لگا۔

چچا، اب تو یہ دونوں بھائی مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے ان کے پاس جو
اشرفیاں ہیں ان پر میری مہر لگ چکی ہے اب وہ میری ہیں میں انہیں
ضرور چوری کر کے رہوں گا۔

سرائے کے مالک نے کہا۔

اچھا بھئی تمھیں کون روک سکتا ہے جو جی میں آئے کرو۔

ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ادھر عنبر اور ناگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ماریا بھی ان کے قریب ہی بیٹھی تھی یہ لوگ کھانے سے فارغ ہو کر قہوہ پی رہے تھے ملازم ابھی ابھی قہوے کی صراحی اندر رکھ کر گیا تھا ساتھ تین پیالیاں بھی تھیں۔

ملازم نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

صاحب۔ آپ دو آدمی ہیں مگر پیالیاں تین کس لیے منگواتے ہیں؟

عنبر نے ہنس کر کہا۔

یار ایک پیالی میں اپنی روح کے لیے منگواتا ہوں میرے ساتھ میری روح بھی قہوہ پینے یہاں آتی ہے۔

نوکر نے کہا۔

صاحب آپ کی روح آپ کے اندر نہیں ہے۔

عنبر بولا۔

نہیں میاں میری روح میرے اندر ہوتی تو پھر یہ تیسری پیالی کیوں منگواتا۔؟

ملازم کچھ اور پوچھنے والا تھا کہ ناگ نے اسے باہر جانے کو کہا۔

ملازم پھر بھی مشکوک نگاہوں سے کمرے میں چاروں طرف دیکھتا ہوا باہر نکلا تھا اس سے پہلے چور وہاں موجود تھا اور ماریا کے ہاتھ سے چمچ گرنے والا حادثہ ہو چکا تھا۔

لہٰذا ناگ نے کہا۔

یہ شخص جو غریب آدمی بن کر ہمارے پاس آیا تھا اس کے سامنے ماریا کے ہاتھ سے چمچ قالین پر گر کر ظاہر ہو گیا تھا کہیں اس کو شک تو نہیں پڑ گیا ہم پر؟

عنبر کہنے لگا۔

میرا خیال ہے کہ اس نے چیچ کو غور سے نہیں دیکھا۔

مگر اس نے تو پوچھا تھا کہ یہ چیچ کہاں سے آ گیا۔؟

ماریا نے کہا۔

میرا اپنا بھی یہی خیال ہے کہ اسے کچھ کچھ شک ہو گیا ہے عنبر کہنے لگا۔

ارے بھئی یہ کیسے ہو سکتا ہے! اول تو ایک عام آدمی کو یقین ہی نہیں آ سکتا کہ ایک دم سے چیچ ظاہر ہو جائے گا پھر وہ کبھی خواب میں بھی سوچ نہیں سکتا کہ ایک انسان اس کے پاس ہی غائب حالت میں قہوہ پی رہا ہے۔

ناگ کہنے لگا۔

بات تو ٹھیک ہے مگر آج کل دنیا بڑی ہوشیار ہو گئی ہے۔

ہو سکتا ہے اسے وہم ہو گیا ہو۔

عنبر نے ہنس کر کہا۔

ناگ بھائی اگر اسے وہم بھی ہو گیا ہے تو پھر کیا ہو گا ہو جانے دو اسے وہم وہ ہمارا کچھ بھی تو نہیں بگاڑ سکتا۔

ناگ نے کہا۔

بگاڑ تو واقعی کچھ نہیں سکتا، بہر حال ہمیں اپنی طرف سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

دروازے پر کسی نے دستک دی ماریا اٹھ کر قالین پر ذرا پرے ہو کر بیٹھ گئی اس لئے کہ اسے ہمیشہ یہ ڈر رہتا تھا کہ وہ کسی کو دکھائی تو دے ہی نہیں رہی کہیں کوئی اس کے اوپر آ کر نہ بیٹھ جائے۔ ناگ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

ایک آدمی دروازے میں کھڑا تھا، عنبر نے پوچھا۔

آپ کو کس سے ملنا ہے۔

اس آدمی نے کہا۔

معاف کیجئے گا۔ میں نے آپ کو تکلیف دی میں نجومی ہوں اور فال رمل سے مستقبل کا حال بتاتا ہوں اس سفر میں جتنے مسافر جارہے ہیں میں نے سب کے زائچے بنا کر انہیں آنے والے زمانے کا حال بتا دیا ہے مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ بھی جہاز میں سفر کر رہے ہیں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں اگر آپ بھی زائچہ بنا کر اپنے آنے والے زمانے کا حال معلوم کرنا چاہیں تو میں خدمت کے لئے حاضر ہوں میں اس کام کا معاوضہ صرف ایک اشرفی لیتا ہوں۔

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر مسکرایا۔ ناگ نے کہا۔

آجایئے اندر۔

نجومی کمرے میں آکر قالین پر بیٹھ گیا اس نے سیٹ نکال کر سامنے رکھ لی اور بولا۔

آپ میں سے کون صاحب اپنے مستقبل کا حال معلوم کرنا چاہتے ہیں۔؟

عنبر نے کہا۔

میرا زائچہ بنا کر بتایئے کہ میری قسمت کیسی ہے۔؟

نجومی نے اسی وقت ایک کتاب نکالی۔ اس میں سے ستاروں کا حال معلوم کر کے اس نے سلیٹ پر عنبر کا زائچہ بنایا زائچہ بنا کر وہ یکدم چونک پڑا پھر وہ دیر تک سلیٹ پر سفید چاک سے بنے ہوئے ستاروں کے حساب کتاب کو دیکھتا رہا آخر عنبر نے پوچھا۔

آپ کچھ بتائیں گے بھی یا اس حساب کتاب کو ہی دیکھتے رہیں گے؟

نجومی نے سلیٹ پر سے نظریں اٹھا کر بڑے غور سے عنبر کو دیکھا اور بولا۔

معاف کیجئے میں نے آج تک ایسا زائچہ نہیں دیکھا میں نے اپنی

زندگی میں ہزاروں زائچے بنائے ہیں مگر یہ پہلا زائچہ ہے جس نے مجھے چکر میں ڈال دیا ہے۔

عنبر مسکرا کر بولا۔

آخر میرے زائچے میں ایسی کون سی بات ہے جس نے آپ کو چکر میں ڈال دیا ہے۔

نجومی اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا۔

بات ہی کچھ ایسی ہے۔

ناگ نے کہا۔

آخر ایسی کون سی بات ہے کچھ ہمیں بھی تو بتایئے۔

عنبر بولا۔

ہاں ہاں۔ قسمت میں جو کچھ لکھا ہے صاف صاف بیان کر دیں ہم فکر لگانے والوں میں سے نہیں ہیں، ہماری قسمت میں قدرت نے جو لکھ

دیا ہے ہمیں منظور ہے۔

نجومی نے ایک بار پھر سلیٹ پر نگاہیں جما دیں پھر آنکھیں اٹھا کر عنبر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

میرے حساب سے آپ اڑھائی ہزار برس سے اس دنیا میں زندہ ہیں اور ابھی جانے کتنے ہزار برس اور اس دنیا میں زندہ رہیں گے ....آپ کو ابھی موت نہیں آ سکتی آپ بہت بڑی طاقت کے مالک ہیں اور آپ کا ستارہ بڑی آب و تاب سے آسمان پر چمک رہا ہے۔

عنبر اور ناگ ٹھٹھک سے گئے نجومی نے سچی بات ان کے منہ پر کہہ دی تھی آج تک کسی نے انہیں یہ بات نہیں بتائی تھی عنبر نجومی کے سچے حساب کتاب کا قائل ہو گیا لیکن وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی زندگی کا سب سے بڑا راز افشا ہو جائے اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔

واہ نجومی صاحب، آپ نے بھی کمال کر دیا بھلا آپ ہی بتایئے کہ اس دنیا میں کوئی ایسا انسان ہو سکتا ہے جو ہزاروں سال تک زندہ رہ سکے؟ یہ تو بالکل غیر قدرتی بات ہے کیونکہ جو انسان پیدا ہوا ہے اسے ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے آپ کا حساب بالکل غلط ہے۔

نجومی نے کہا۔

میرے عزیز، ایک بات یاد رکھو میرا حساب کبھی غلط نہیں ہو سکتا میں تمہیں جو کچھ بیان کر رہا ہوں بالکل سچ ہے اور حساب کی رو سے اس میں رتی بھر بھی جھوٹ نہیں ہے میں خود حیران ہوں کہ ایک انسان کس طرح ہزاروں برس تک زندہ رہ سکتا ہے اگر تم مجھے سچی بات بتا دو تو میں تمہارا بہت شکر گزار ہوں گا کیا واقعی تم اڑھائی ہزار برس سے زندہ چلے آ رہے ہو۔؟

عنبر قہقہہ مار کر ہنسا۔

میاں نجومی! معلوم ہوتا ہے تمہارا دماغ الٹ گیا ہے جاؤ بھائی اپنا کام کرو، یہ لو ایک اشرفی اور سرائے میں جا کر کوئی ٹھنڈی چیز پیو۔

تاکہ تمہارے دماغ کی گرمی دور ہو معلوم ہوتا ہے کہ گرمی تمہارے دماغ کو چڑھ گئی ہے۔

نجومی نے ایک اشرفی لے کر اپنی جیب میں رکھی اور عنبر کی طرف بڑے غور سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اسے عنبر کی بات پر یقین نہیں ہے اور اس پر یہ راز کھل گیا ہے کہ وہ اڑھائی ہزار برس سے زندہ چلا آ رہا ہے اور موت اس پر حرام ہے

جب وہ کمرے میں سے باہر نکل گیا تو عنبر نے کہا۔

بھائی یہ نجومی تو کوئی بڑا ایلا کا آدمی معلوم ہوتا ہے کم بخت نے بالکل ٹھیک ٹھیک حساب لگا کر بتا دیا۔

ناگ نے کہا۔

اپنے کام میں بڑا ماہر تھا۔

ماریا نے اندیشے کا اظہار کیا۔

کہیں یہ شخص ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش تو نہیں کرے گا؟

عنبر بولا۔

یہ ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے بھلا؟ ماریا بہن! تم تو خواہ مخواہ فکر کرنے لگ جاتی ہو وہ جس سے بھی یہ بات کرے گا اس کی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرے گا اور پھر وہ ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے اور اگر کوئی یقین کر بھی لے تو ہمیں کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

عنبر ٹھیک کہہ رہا ہے ماریا۔ یہ معمولی بات ہے اگرچہ نجومی نے بڑا ٹھیک حساب لگایا ہے مگر ہمارے لئے اس سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

وہ رات کو بھی کھانے پر نجومی ہی کی باتیں کرتے رہے پھر وہ سو گئے

پچھلے پہر وہ اٹھے سرائے کے مالک سے اجازت لی اور بندرگاہ پر آ گئے۔ سمندر میں جاپان کو جانے والا بحری جہاز بالکل تیار کھڑا تھا مسافر اپنا اپنا سامان لے کر اس میں سوار ہو رہے تھے سورج ابھی نہیں نکلا تھا ہوا خوب چل رہی تھی عین وقت پر کپتان کے حکم سے جہاز کے بادبان کھول دیے گئے بادبانوں میں ہوا بھر گئی اور جہاز آہستہ آہستہ ساحل سے دور ہونا شروع ہو گیا۔

چور کی تلاش

جہاز سمندر میں چلا جا رہا تھا۔

عرشے پر صبح سے شام تک بڑی رونق اور چہل پہل ہوتی جہاز کو سمندر
میں سفر کرتے دوسرا روز جا رہا تھا موسم بہت خوشگوار تھا آسمان پر
بادلوں کا نام ونشان تک نہ تھا سارا دن ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار ہوا چلتی
صرف رات کو سردی ہو جاتی جہاز پر روشنیاں ہو جاتیں مسافر کچھ دیر
کھانا کھانے کے بعد عرشے پر چہل قدمی کرتے اور پھر نیچے جا کر
اپنے اپنے کیبن یا نچلی منزل کے فرش پر جا کر سو جاتے۔

عنبر اور ناگ نے ایک کیبن الگ اپنے لئے لے لیا تھا اسی کیبن میں
ماریا بھی ان کے ساتھ ہی تھی ماریا رات کو کیبن کے فرش پر گدیلا بچھا
کر سو جاتی اوپر کی دو نشستوں پر ناگ اور عنبر سوتے ماریا دن میں
عرشے پر گھوم پھر لیتی تھی چور ابھی اسی جہاز میں سفر کر رہا تھا اس نے
عنبر اور ناگ کے ساتھ دوستی کر لی تھی اور وہ دن کا زیادہ وقت ان ہی
کے پاس گزارتا تھا انہیں اب چور سے وحشت ہونے لگی تھی کیونکہ اس

کی وجہ سے وہ ماریا سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے مگر چور تو جیسے ان
کے ساتھ چپک ہی گیا تھا عنبر اور ناگ اس وقت سو رہے تھے اگلے دن
صبح چور اپنے ساتھ انگور لے کر ان کے کمرے میں داخل ہوا۔

بھائی تم نے یہ تکلیف کیوں کی؟ بھلا اس کی کیا ضرورت تھی؟ انگور تو ہم
کھاتے ہی رہتے ہیں۔

چور نے کہا۔

نہیں بھائی صاحب قسم لے کر کہتا ہوں کہ آپ نے ایسے انگور نہیں
کھائے ہوں گے۔ دکاندار نے بڑی مشکل سے دیئے ہیں صرف اس
وجہ سے کہ میری اس سے واقفیت تھی کہہ رہا تھا کہ ایک خاص امیر آدمی
کی امانت ہے جس کے پاس جاپان لیے جا رہا ہوں۔

عنبر نے کہا۔

اچھا تو یہ بات ہے۔

چور بولا۔

جی ہاں تب ہی تو کہہ رہا ہوں کہ ذرا چکھ کر دیکھیں بس خاص تحفہ ہی ہے۔

عنبر نے کہا۔

لاؤ بھائی پھر تو ضرور کھائیں گے۔

چور نے ٹوکری درمیان میں رکھ دی۔ سب انگور کھانے لگے چور نے اپنے لئے ایک خاص گچھا نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اسی میں سے توڑ توڑ کر کھانے لگا عنبر اور ناگ کے آگے ٹوکری میں جو انگور تھے وہ اسی طرف سے انگور کھانے لگے چور ساتھ ساتھ باتیں بھی کیے جا رہا تھا وہ انہیں ایک سمندری ڈاکو کی کہانی سنا رہا تھا جو اپنے جہاز پر سمندر میں گھومتا رہتا تھا اور جہازوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیتا تھا۔

تو جناب ایک روز ایسا ہوا کہ یہ بحری ڈاکو اپنا جہاز لیے سمندر میں چکر

لگا رہا تھا کہ اس نے دور سے ایک جہاز کو دیکھا ڈاکو نے اپنے جہاز کا رخ اس جہاز کی طرف موڑ دیا اس کا خیال تھا کہ وہ ایک تجارتی جہاز ہوگا اور ڈاکو آسانی سے اس پر حملہ کر کے لوٹ لے گا جب وہ قریب پہنچا اس نے دیکھا کہ وہ جہاز ایک جنگی جہاز تھا اور اس کے اوپر بڑی بڑی توپیں لگی تھیں اب کیا ہو سکتا تھا جنگی جہاز نے ڈاکوؤں کے جہاز کا خاص جھنڈا اڑتے دیکھا تو اس پر دھڑ ادھڑ گولہ باری شروع کر دی دیکھتے دیکھتے جہاز ڈوبنے لگا ڈاکو کے ہاتھ پاؤں پھول گئے جلدی سے ایک کشتی میں اپنے خزانے کا صندوق لے کر اترا اور سمندر میں بھاگ گیا پھر........

چور کہانی سنا رہا تھا اور عنبر اور ناگ پر غنودگی چھا رہی تھی انہیں نیند آنے لگی تھی اصل بات یہ تھی کہ چور نے انہیں دھوکہ دے کر ایسے انگور کھلا دیے تھے جن کے باہر بے ہوش کرنے والا سفوف ملا ہوا تھا عنبر اور

ناگ اتنے ہوشیار ہوتے ہوئے بھی دھوکہ کھا گئے انہیں محسوس ہی نہ
ہوا کہ انگوروں کے اوپر سفوف ملا ہوا ہے۔

چور باتیں سنا رہا تھا کہانی سنا رہا تھا اس نے بڑی مزے دار کہانی چھیڑ
دی تھی تا کہ عنبر اور ناگ اس کی طرف ہی توجہ دیں اور جلدی بے ہوش
ہو جائیں اور ایسا ہی ہوا کہانی سنتے سنتے عنبر نے کہا۔

بھائی مجھے نیند آ رہی ہے۔

اور قالین پر لیٹتے ہی سو گیا ناگ بھی وہیں لیٹ کر سو گیا، وہ سوئے نہیں
تھے بلکہ بے ہوش ہو چکے تھے چور نے ایک قہقہہ لگایا اندر سے کیبن کا
دروازہ بند کیا اور اٹھ کر سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی آخر اسے وہ
تھیلا مل گیا جو سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا یہ تھیلا سامان کے
نیچے پڑا تھا سونے کی اشرفیوں کا تھیلا اٹھا کر چور کیبن سے باہر نکل آیا
اور سیدھا کپتان کے کیبن کی طرف آ گیا۔

یہ چور جہاز کے کپتان سے بھی ملا ہوا تھا کپتان اس قسم کے چوروں کی
سرپرستی کرتا تھا وہ ان سے سونے کی اشرفیوں کا کچھ حصہ وصول کرتا تھا
اور پھر جہاز کو کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر راستے میں کسی جزیرے وغیرہ پر
روک دیتا تھا اور چور کو وہاں سے فرار ہونے کا موقع مل جاتا تھا چور
اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا کندھے پر اٹھائے کپتان کے پاس آیا تو وہ
میز پر نقشے پھیلائے ان پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے چونک کر چور کو
دیکھا۔

تم............کیا کام ختم کر لیا؟

ہاں کپتان۔

کپتان بولا۔

کامیاب ہو گئے۔؟

چور نے کہا۔

میں کبھی ناکام نہیں ہوا کپتان یہ دیکھو اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا۔

ٹھیک ہے میرا حصہ اس میز پر الگ رکھ دو۔

چور نے اسی وقت سونے کی پانچ سو اشرفیاں گن کر میز پر الگ رکھ دیں اور بولا۔

یہ ہے تمہارا حصہ کپتان اب تم اپنا فرض ادا کرو جہاز کو پہلے جزیرے پر روک کر مجھے فرار ہونے کا موقع دو میں اس جزیرے پر دوسرے جہاز سے واپس چلا جاؤں گا۔

کپتان نے اشرفیاں اٹھا کر ایک صندوق میں بند کر کے تالا لگا دیا۔

شاباش۔ تم بہت ایماندار چور ہو۔ ہم تم جیسے چوروں کی قدر کرتے ہیں جزیرہ دو روز کے بعد آئے گا میں وہاں جہاز کو روک دوں گا تم فوراً اتر جانا۔

ٹھیک ہے کپتان اب تم ایسا کرو کہ یہ میری اشرفیوں کی امانت بھی اپنے پاس رکھو، جاتے وقت میں تم سے لے لوں گا کیوں کہ میرے پاس اس جہاز میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

لاؤ تمہاری امانت میرے پاس محفوظ رہے گی۔

چور نے اشرفیوں کا تھیلا کپتان کے حوالے کر دیا کپتان نے اس کے سامنے تھیلے کے منہ پر لاکھ کی مہر لگائی اور ایک دوسرے صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا۔

تم جس وقت چاہو میرے پاس آ کر اپنی امانت واپس لے سکتے ہو۔

لیکن کپتان میں اب اس حلیے میں باہر جہاز پر جا کر چہل قدمی نہیں کر سکتا کیونکہ جن لوگوں کا میں نے مال چوری کیا ہے وہ ہوش میں آنے کے بعد جہاز پر مجھے چلتا پھرتا دیکھ کر پہچان لیں گے اور پکڑ کر سپاہیوں کے حوالے کر دیں گے۔

کپتان نے کہا۔

اگر تم چاہو تو دو روز تک میرے اس کیبن میں بند رہ سکتے ہو اور اگر تم
چاہو تو میں تمہیں ایک بوڑھے سے یہودی تاجر کے بھیس میں بدل
دیتا ہوں تمہارا ایسا حلیہ بدلوں گا کہ وہ لوگ تمہیں کبھی بھی نہ پہچان
سکیں گے کہو کیا خیال ہے۔

چور نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ تم حلیہ تبدیل کر کے مجھے یہودی سوداگر بنا دو میں
تمہارے کیبن میں دو دن تک بند نہیں رہ سکتا۔

جیسے تمہاری مرضی، ساتھ والے کیبن میں ابھی آ کر تمہارا حلیہ تبدیل کر
دیتا ہوں۔

ایک گھنٹے کے بعد چور کپتان کے کیبن میں نکلا تو وہ ایک بوڑھا یہودی
سوداگر بنا ہوا تھا جس کے سر کے بال سفید تھے اور چہرے پر جھریاں
تھیں کپتان کو چہرہ بدلنے میں بڑی مہارت حاصل تھی اس نے رنگ و

روغن سے جوان چور کو بوڑھا یہودی بنا دیا تھا۔

ادھر جب عنبر اور ناگ کو ہوش آیا تو ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے
لگے ناگ نے کہا۔

وہ تمہارا غریب اور دکھی آدمی کہاں ہے بھائی؟

عنبر نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا۔

معلوم ہوتا ہے وہ کوئی چور اچکا تھا ہمیں بے ہوش کر کے ضرور ہماری
اشرفیاں لے اڑا ہے۔

ناگ نے جلدی سے جا کر صندوق کے نیچے تھیلے کو دیکھا اشرفیوں کا
تھیلا غائب تھا اب ماریا بھی اندر آ گئی جب اسے معلوم ہوا کہ عنبر اور
ناگ کو بے ہوشی کی دوائی کھلا کر چور ان کی اشرفیاں لوٹ کر لے گیا
ہے تو اسے بے حد غصہ آیا۔

مجھے تو پہلے ہی اس کمینے پر شک تھا۔

ناگ بولا۔

ناگ بار بار عنبر کو کہتا تھا کہ اس شخص کا اعتبار نہ کرو مگر میری کسی نے سنی ہی نہیں دیکھ لو وہ دھوکہ دے کر چلا گیا۔

عنبر بولا۔

بھائی مجھ سے غلطی ہو گئی آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔

ماریا نے کہا۔

مگر چور جا کہاں سکتا ہے وہ ضرور اسی جہاز پر ہو گا ہم اسے تلاش کر لیں گے۔ وہ ہم سے چھپ کر کہاں جا سکتا ہے۔؟

وہ بڑا مکار ہے اس نے اپنا کچھ نہ کچھ ضرور بندوبست کر رکھا ہو گا وہ کبھی ایسی جگہ چھپا ہو گا جہاں سے ہم اسے کبھی تلاش نہ کر سکیں گے۔

ناگ بولا۔

وہ میری نظروں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا میں سانپ بن کر اس جہاز

کا کونہ کونہ تلاش کروں گا۔

عنبر نے کہا۔

نہیں نہیں ناگ ہم یہ خطرہ ہرگز مول نہیں لے سکتے تم سانپ بن کر جہاز پر گھومے پھرے تو ہو سکتا ہے تمہیں دیکھ کر مسافر تم پر حملہ کر دیں اس میں تمہاری جان کو خطرہ ہے ہم تمہیں اجازت نہیں دیں گے اشرفیاں اور پیدا کر لیں گے۔

مگر بھائی ہم پردیس میں جا رہے ہیں ہمارے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے اور پھر میں چور سے بدلہ لے کر رہوں گا۔ وہ حرامی جانے کتنے مسافروں کو لوٹ چکا ہو گا، وہ کوئی عادی چور ہے جس کا کام ہی جہاز پر سفر کرنے والے مسافروں کو لوٹتا ہے۔

ماریا نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ کوئی بھی چور جہاز کے کپتان سے ملے بغیر جہاز میں

چوری کر کے نہ تو اپنا مال چھپا سکتا ہے اور نہ خود چھپ سکتا ہے؟

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ وہ چور جو ہے وہ ضرور کپتان سے ملا ہوا ہے اور کپتان چوری میں اس سے حصہ لیتا ہوگا مجھے یقین ہے کہ وہ کپتان کے پاس ہی کہیں چھپا ہوا ہے اور اس کے پاس چور نے چوری کا مال رکھا ہوا ہے۔

عنبر بولا۔

ماریا نے بڑے پتے کی بات کہی ہے ناگ ،ہمیں اس پر ضرور غور کرنا چاہیے میرا خیال ہے ہمیں جہاز کے کپتان کے کیبن میں جا کر چور کو اور اپنی اشرفیوں کو تلاش کرنا چاہیے۔

تو پھر یہ کام تو ماریا بڑے اچھے طریقے سے کرسکتی ہے۔

کیوں نہیں، میں تیار ہوں، بلکہ ابھی جا کر معلوم کرتی ہوں کہ چور کس

جگہ چھپا ہوا ہے اگر وہ کپتان کے کیبن میں ہوا تو میں ابھی واپس آ کر آپ کو اطلاع کرتی ہوں۔

ضرور جاؤ۔

ماریا خوشی سے وہاں سے چلی گئی۔

جہاز کے کپتان کا کیبن دوسری منزل پر نیچے تھا ماریا کیبن سے باہر پہنچ کر رک گئی کیبن کا دروازہ بند تھا ماریا نے ایک سوراخ میں سے اندر جھانک کر دیکھا کپتان نقشے دیکھ رہا تھا اتنے میں ایک نوکر طشت اٹھائے آیا وہ دروازہ کھول کر اندر جانے لگا تو ماریا بھی اس کے ساتھ ہی اندر چلی گئی۔

کپتان نے نوکر کو دیکھ کر کہا۔

میز پر رکھ کر دفع ہو جاؤ خبردار اندر مت آنا۔

نوکر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

کپتان نے طشت میں رکھے ہوئے پیالوں میں سے ایک پیالا اٹھایا اور اس میں قہوہ ڈال کر پینے لگا وہ نقشوں پر غور کر رہا تھا جہاز سمندر کے وسط میں ڈولتا ہوا چلا جا رہا تھا کھڑکی کے گول شیشے میں سے باہر سمندر کا نیلا پانی دکھائی دے رہا تھا ماریا کپتان کے قریب ہی کھڑی تھی وہ بھی نقشے کو غور سے دیکھنے لگی کپتان ساتھ ساتھ نقشے پر نشان بھی لگاتا جا رہا تھا۔

ماریا نقشے کو دیکھتے دیکھتے تنگ آ گئی تھی اس نے کیبن میں ادھر اُدھر چکر لگانا شروع کر دیا۔

کیبن میں ایک طرف دیوار کے ساتھ صندوق لگے تھے سارا کیبن الم غلم چیزوں سے بھرا ہوا تھا کیبن زیادہ بڑا نہیں تھا ماریا ایک جگہ تپائی پر بیٹھ گئی اس کے بیٹھنے سے تپائی پر رکھی ہوئی طشتری نیچے فرش پر گر پڑی اس کے کھڑاک سے کپتان نے چونک کر طشتری کی طرف دیکھا اور

پھر یہ سوچ کر نقشے پر نظریں گاڑ دیں کہ جہاز کے ڈولنے کی وجہ سے گر پڑی ہوگی۔

ماریا نے خدا کا شکر ادا کیا کہ مصیبت ٹل گئی وہ سوچنے لگی کہ اگر چور اس کیبن میں ہوتا تو ضرور نظر آ جاتا پھر وہ کہاں چلا گیا؟ وہ وہاں بیٹھ کر چور کا انتظار کرنے لگی پھر اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کپتان چور کے ساتھ نہ ملا ہو یہ ایک شریف اور ایماندار کپتان ہو پھر کیا بات بنی؟ پھر تو اگر وہ ساری زندگی وہاں بیٹھی رہے تو چور نہیں آئے گا۔

کپتان کی مرمت

ماریا کیبن میں بے چین ہو گئی۔

کپتان اپنے کام میں لگا ہوا تھا اور چور وہاں آنے کا نام ہی نہ لیتا تھا بلکہ اب تو ماریا کو یقین سا ہونے لگا تھا کہ اس کپتان کا چور سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ اٹھ کر جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اندر ایک بوڑھا یہودی داخل ہوا۔ یہ چور تھا مگر ماریا کو معلوم نہ تھا کپتان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

اب کیا لینے آئے ہو یہاں۔

چور نے کہا۔

کپتان میں ٹھیک ہوں ناں؟ مجھے کوئی پہچان تو نہیں لے گا۔؟

کپتان بولا۔

ارے کم بخت کے بچے تمہیں کوئی نہیں پہچان سکتا جاؤ بھاگ جا یہاں سے تم کو چور سے ایک دم شریف بوڑھا بنا دیا ہے اور کیا چاہیے بھاگ جا یہاں سے اور مجھے پریشان نہ کر۔

چور نے جھک کر سلام کیا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔

ماریا کو پتہ چل گیا تھا کہ یہی شخص چور ہے اور کپتان سے ملا ہوا ہے۔ جس نے چور کا حلیہ بدل دیا ہے اور وہ جوان سے بوڑھا یہودی سوداگر بن گیا ہے ماریا چپکے سے اٹھی اور کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی کپتان نے اپنے آپ دروازہ کھلتے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ کتنی ہی دیر دروازے کو تکتا رہ گیا پھر سر کو جھٹک کر کام میں لگ گیا اور منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

کم بخت کبھی کبھی دماغ بھی چکر کھا جاتا ہے۔

ماریا نے عرشے پر آ کر بوڑھے سوداگر کو تلاش کرنا شروع کر دیا مگر وہ

ایساگم ہوا تھا کہ کہیں نظر نہیں آتا تھا وہ سیدھی اپنے کیبن میں عنبر اور
ناگ کے پاس پہنچی اور انہیں ساری داستان سنادی اب وہ تینوں
بوڑھے سوداگر کو تلاش کرنے لگے قسمت کی خوبی دیکھیں کہ بوڑھا
سوداگر خود ہی عنبر کے کیبن میں آگیا صرف یہ معلوم کرنے کے لئے
کہ چور کی تلاش کے سلسلے میں عنبر اور ناگ کیا کر رہے ہیں۔

ناگ اور عنبر نے بوڑھے سوداگر کو اندر آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ ہو نہ ہو
شاید یہی وہ چور ہے جس کے بارے میں ماریا کہہ رہی تھی سوداگر نے
کہا۔

میرے بچو! میں تمہارے ساتھ والے کیبن میں رہتا ہوں سوچا تم سے
مل لوں۔ سفر اچھا کٹے گا۔ کہو کیا حال ہے تم لوگ کہاں جارہے ہو۔؟

جاپان! عنبر نے کہا۔

بوڑھا کہنے لگا۔

خوب میرے بچو! میں بھی جاپان ہی جارہا ہوں موسم خوشگوار ہے ہم
ایک مہینے کے بعد جاپان پہنچ جائیں گے۔

اتنے میں ماریا بھی اندر آگئی اس نے بوڑھے سوداگر کو دیکھا تو عنبر کے
کان میں اور پھر ناگ کے کان میں کہا۔

یہی وہ چور ہے۔

عنبر اور ناگ نے غور سے بوڑھے سوداگر کے چہرے کو دیکھا تو صاف
معلوم ہوا کہ رنگ وروغن سے چہرے پر جھریاں ڈالی ہوئی ہیں عنبر نے
اور تو کچھ نہ کیا جلدی سے اٹھ کر اپنے کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا

چور نے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور بولا۔

ہی ہی ہی، میرے بچے تم نے دروازہ بند کر دیا اچھا کیا باہر سے ہوا آ
رہی تھی میں بوڑھا ہوں مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔

عنبر نے بوڑھے سوداگر کے کندھوں پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

میں نے دروازہ اس لئے بند کیا ہے کہ تمہاری چیخوں کی آوازیں باہر
کوئی نہ سن سکے۔

چور نے چونک کر دیکھا۔

کیا مطلب؟

عنبر نے زور سے چور کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا۔

مطلب یہ کہ ٹھیک ٹھیک اور ابھی بتا دو کہ تم نے ہمارا مال چوری کر کے
کہاں چھپایا ہے ورنہ تمہاری مشکیں کس کر رات کو سمندر میں پھینک
دیں گے اور کسی کو تمہارے انجام کی کانوں کان خبر تک نہ ہوگی۔

بوڑھے نے کہا۔

مال؟ کون سا مال بیٹے؟ تم کس مال کی بات کر رہے ہو۔؟

ناگ نے چور کی گردن میں رسی ڈال دی اور اسے مروڑتے ہوئے
بولا۔

ابھی بتاتا ہوں کون سا مال۔؟

ناگ نے رسی کو بل دیئے تو چور نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

ابھی بتاتا ہوں ابھی بتاتا ہوں۔ وہ مال میں نے جہاز میں ایک جگہ
چھپا کر رکھا ہوا ہے اگر تم لوگ اجازت دو تو ابھی لے کر آ جاتا ہوں۔

عنبر نے ہنس کر کہا۔

احمق چور تم ہمیں اتنا اناڑی نہ سمجھو ہمیں معلوم ہے کہ اس جہاز کا کپتان
تم سے ملا ہوا ہے تم نے ہماری اشرفیاں کپتان کے پاس رکھی ہوئی ہیں
اور اسی نے تمہارا حلیہ تبدیل کیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی عنبر نے چور کے سر پر ہاتھ مار کر اس کے سفید بال
نوچ لیے نیچے سے چور کے کالے بال نکل آئے پھر چور کے چہرے
پر ہاتھ پھیر کر اس کی جھریاں بھی مٹا دیں۔ اب تو چور نے ہاتھ پاؤں
جوڑنے شروع کر دیے اس کا سارا بھید کھل گیا تھا سارا راز کھل گیا تھا

اس نے کہا۔

مجھے معاف کر دو تم مجھ پر بازی لے گئے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم بہت ذہین اور ہوشیار لوگ ہو تو میں کبھی تمہاری اشرفیوں پر ہاتھ نہ ڈالتا اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابھی کپتان سے جا کر تمہارا سارے کا سارا مال لے آتا ہوں مگر ہاں ان اشرفیوں میں سے کچھ حصہ کپتان نے لے لیا ہے ہو سکتا ہے وہ مجھے اپنا حصہ واپس نہ کرے۔

ناگ بولا۔

تم مجھے لے کر کپتان کے پاس چلو۔ میں سارے کا سارا حصہ اس سے لوں گا۔

چور نے کہا۔

نہیں بھائی ایسا کرنے سے کپتان ناراض ہو جائے گا۔

عنبر نے کہا۔

تم فکر نہ کرو، تم اکیلے ہی جاؤ اور اس سے حصہ واپس لینے کی کوشش کرو اگر وہ نہ مانا تو پھر دیکھا جائے گا۔

بہت بہتر۔

چور باہر نکلا تو عنبر نے ماریا سے کہا۔

ماریا چور کے ساتھ جاؤ اور کپتان سے اشرفیاں واپس لینے کی کوشش کرو۔

ابھی جاتی ہوں۔

ماریا نے چور کا تعاقب شروع کر دیا کپتان اس وقت کیبن سے باہر عرشے پر ایک طرف کھڑا دور سمندر کی طرف تک رہا تھا۔

چور اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے غور سے چور کی طرف دیکھا اور چونک کر کہا۔

ارے تمہیں کیا ہو گیا۔؟ تمہارا حلیہ کس نے بگاڑ دیا۔؟

چور واقعی ایمان دار تھا اس نے کہا۔

کپتان صاحب، میں رقم اصل مالک کو واپس کر رہا ہوں اور آئندہ سے توبہ کر رہا ہوں کہ پھر کبھی چوری نہیں کروں گا اس لئے مہربانی کر کے مجھے وہ اشرفیاں بھی لوٹا دیں جو میں نے آپ کو دی تھیں کیونکہ جب میں رقم نہیں لے رہا تو آپ اپنا حصہ بھی نہیں لے سکتے۔

کپتان نے ڈانٹ کر کہا۔

او چور کے بچے بھاگ جا یہاں سے تو نے میرے پاس کوئی رقم نہیں رکھی کوئی اشرفیاں جمع نہیں کرائیں میں تمہیں جانتا تم کون ہو۔ بھاگ جا یہاں سے نہیں تو ابھی تمہیں اپنے آدمیوں سے کہہ کر سمندر میں پھینکوا دوں گا۔

چور کے ہوش اڑ گئے کپتان اس وقت جہاز کا مالک تھا وہ جو چاہے کر

سکتا تھا وہ اپنے نوکروں کو حکم دیتا تو سچ مچ وہ چور کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیتے چور نے کپتان کی بڑی منت سماجت کی مگر وہ بھلا ہاتھ میں آئی ہوئی رقم کب واپس کرنے والا تھا اس نے ایک زوردار تھپڑ چور کے منہ پر مارا، چور کے منہ سے خون نکلنے لگا۔

کمینے، خبردار جو پھر کبھی ادھر کا رخ کیا سمجھے؟

چور بے چارہ اپنے منہ سے خون پونچھتا ہوا واپس عنبر کے پاس آ گیا اور سارا قصہ سناڈالا عنبر نے کہا۔

تم ہمارے پاس ہی ٹھہرو کپتان اپنے آپ ساری رقم لے کر یہاں آ جائے گا۔

چور نے کہا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے بھائی؟

عنبر بولا۔

تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔

ادھر ماریا نے جب دیکھا کہ کپتان نے چور کو مار مار کر بھگا دیا ہے اور سارے مال کو ہضم کرنے کی فکر میں ہے تو اس نے کپتان کو مزہ چکھانے کا فیصلہ کر لیا ماریا نے وہاں تو کپتان کو کچھ نہ کہا بلکہ سیدھی کپتان کے کیبن میں آ گئی کیبن میں آ کر اس نے کپتان کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی۔

کپتان بھی کیبن کے اندر آ گیا ماریا رک گئی کپتان ہنس رہا تھا اس نے کیبن کو اندر سے بند کیا اور صندوق کے نیچے سے اشرفیوں کا تھیلا نکال کر اسے بڑے مزے سے دیکھنے لگا پھر اس نے اپنی اشرفیاں بھی نکال کر اس تھیلے میں ملا دیں اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

کمینہ مجھ سے اشرفیاں واپس لینے آیا تھا اسے پتہ نہیں تھا کہ میں تو چوروں کا مال بھی کھا جایا کرتا ہوں۔

پھر اس نے اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا اٹھا کر صندوق میں بند کر دیا اتفاق سے ماریا پیچھے کو ہٹی تو اس کے پاؤں سے لگ کر تپائی الٹ گئی اور اس پر رکھا ہوا گلاس گر کر ٹوٹ گیا.......... کپتان نے پلٹ کر تپائی کی طرف دیکھا وہ بڑا حیران ہوا کہ تپائی اپنے آپ کیسے الٹ گئی اس وقت جہاز بالکل نہیں ڈول رہا تھا۔ سمندر بڑا پرسکون تھا اور بحری جہاز بڑی ہموار رفتار کے ساتھ جا رہا تھا وہ وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا پھر آگے بڑھا اور جھک کر تپائی کو دیکھنے لگا اس وقت ماریا اس کے بالکل پاس کھڑی تھی ماریا نے پوری قوت سے ایک زوردار دوہتڑ کپتان کی گردن پر مارا کپتان گرتے گرتے بچا۔ وہ ڈر کر پرے ہٹ گیا۔

ماریا نے کہا۔

سن اے بے ایمان انسان تو نے ایک چور کو دھوکہ دیا ہے تو چوروں کا

سردار ہے تو چوروں سے چوری کرواتا ہے اور پھر ان کے مال میں سے اپنا حصہ لیتا ہے تو چوروں سے بھی بدتر ہے میں تجھے معاف نہیں کروں گی میں اس عورت کی روح ہوں جس کے خاوند کی ساری رقم تم نے چوری کر لی تھی میرا خاوند غم سے مر گیا اور میں نے سمندر میں چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی اب میں تم سے اپنا انتقام لینے آئی ہوں اور یاد رکھو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔

کپتان تو تھر تھر کانپنے لگا۔ اس کے سامنے ایک روح کھڑی تھی وہ اس کی آواز سن رہا تھا مگر اسے دیکھ نہیں سکتا تھا اس نے کہا۔

اے روح! مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دے میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی چوروں کی سرپرستی نہیں کروں گا۔

روح نے کہا۔

تمہاری سزا یہ ہے کہ تجھے ان ساری اشرفیوں سے محروم کر دیا جائے گا اور یہ اس شخص کو دے دی جائیں گی جن کی اصل ملکیت ہیں وہ لوگ بھی اسی جہاز میں سفر کر رہے ہیں لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے دوبارہ ان اشرفیوں کو چرانے کی کوشش کی تو میں اسی وقت یہاں آ کر تمہاری گردن مروڑ دوں گی اور تمہیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دوں گی۔

کپتان نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

مجھے منظور ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا میں ویسے ہی کروں گا جیسے تمہارا حکم ہو گا میں توبہ کرتا ہوں اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

ماریا نے کہا۔

ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں چلو صندوق کھولو!

بہت بہتر۔

کپتان نے ایک نوکر کی طرح ماریا کا حکم مانتے ہوئے صندوق کھول
دیا ماریا نے اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لیا
کپتان نے دیکھا کہ تھیلا ایک دم سے غائب ہو گیا ہے ماریا تھیلا لے
کر کیبن سے باہر نکل گئی۔

اس کے جاتے ہی کپتان نے حیرانی سے خالی صندوق کو دیکھا اور
سر پیٹ کر رہ گیا۔

ہائے میں تو لٹ گیا اب کیا کروں۔ ساری دولت برباد ہو کر رہ گئی

....

وہ پلنگ پر گر پڑا اور دولت کے لٹ جانے پر افسوس کرنے لگا۔

ماریا اشرفیوں کا تھیلا لے کر عنبر اور ناگ کے پاس پہنچ گئی چور وہاں
سے جا چکا تھا ماریا نے اشرفیاں عنبر کے سامنے ڈال دیں ناگ نے

کہا۔

عنبر اور ناگ دونوں بھائی خوش ہو گئے اور ماریا کو دعائے دینے لگے۔

سوال یہ ہے کہ اس چور کے ساتھ اب کیا سلوک کیا جائے کیا اسے
معاف کر دیا جائے اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ آئندہ چوری نہیں کرے
گا۔

ناگ نے کہا۔

بھائی اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ اب زندگی بھر کسی مسافر کا مال
نہیں چرائے گا۔

عنبر اور ناگ ماریا کی بات سن کر سوچنے لگے۔

آیا طوفان

اور پھر ایک روز سمندر میں طوفان آ گیا۔

اس دن رات کو ہی آسمان پر بادل جمع ہونے شروع ہو گئے تھے پہلے تو بہت حبس ہو گیا ہوا یکدم بند ہو گئی کپتان نے حکم دیا کہ فالتو بادبان بھی کھول دیے جائیں تا کہ تھوڑی بہت ہوا جو چل رہی ہے اس سے کچھ تو جہاز کو آگے چلنے میں مدد ملے فالتو بادبان بھی کھول دیے گئے مگر ہوا چل ہی نہیں رہی تھی جہاز بیچ سمندر میں رک گیا کپتان اور جہازی اوپر والے عرشے پر آ گئے اور اِدھر اُدھر مسافروں کے ساتھ لیٹ کر آرام کرنے لگے۔

سمندر میں جب ہوا بند ہو جاتی ہے تو بادبانی جہاز کھڑے ہو جاتے ہیں کیوں کہ ان کے بادبانوں میں ہوا نہیں بھرتی اور وہ آگے نہیں چل

سکتے کپتان ایک تجربہ کار ملاح تھا اسے معلوم تھا کہ یہ جو ہوا بند ہوئی ہے اور آسمان پر بادل جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں یہ ضرور کوئی طوفان آنے والا ہے اس نے حکم دے دیا کہ سارے ملازم چوکس ہو جائیں سامان پر ترپالیں ڈال دی جائیں اور طوفان سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہا جائے۔

رات کے پچھلے پہر ہوا چلنا شروع ہو گئی ہوا میں ٹھنڈک بھی تھی اور نمی کی بو بھی تھی یہ اس بات کا بالکل صاف اشارہ تھا کہ طوفان آ رہا ہے کپتان اور جہاز کے ملازموں کے لئے سمندری طوفان کوئی نئی بات نہیں تھی وہ سمندر میں سفر کرتے ہی رہتے تھے اور طوفان آتے ہی رہتے تھے انہوں نے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض ضروری انتظامات کر لیے وہ آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے انہوں نے یہی خیال کیا ہوا تھا کہ بارش آئے گی تیز تیز ہوا چلے گی جہاز خوب

لہروں پر ڈولے گا اور پھر طوفان گزر جائے گا۔

انہیں! بالکل معلوم نہیں تھا کہ ایک خوفناک طوفان آرہا ہے کپتان
مزے سے اپنے کیبن میں جا کر سو گیا۔

عنبر اور ناگ بھی سو رہے تھے ماریا بھی سو رہی تھی اکثر مسافر سو رہے
تھے جہاز کے جو ملازم جاگ رہے تھے وہ ادھر ادھر کے کام کر رہے
تھے باورچی خانے میں مسافروں اور جہاز کے عملے کے لئے صبح کا
ناشتہ تیار ہو رہا تھا جہاز لہروں پہ چلا جا رہا تھا ہوا ذرا تیز ہوئی تھی اور
جہاز معمولی انداز میں لہروں پر ڈولنا شروع ہو گیا تھا پھر آسمان پر بجلی
چمکنا شروع ہو گئی اور بادل گرجنے لگے ساتھ ہی بارش شروع ہو گئی اور
ہوا بھی تیز ہو گئی۔

ہوا نے بڑھتے بڑھتے آندھی کی شکل کا اختیار کر لی اور سمندر میں
طوفان سا آ گیا بڑی بڑی لہریں اٹھ اٹھ کر جہاز سے ٹکرانا شروع ہو

گئیں۔ جہاز ادھر سے اُدھر ڈولنے لگا بادبانوں میں ہوا اتنی بھر گئی کہ
ان کے پھٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا جہاز ہوا کی رفتار کے ساتھ ساتھ چلنے لگا
بارش بھی موسلا دھار ہونے لگی بادل زور زور سے گرجنے لگے بجلی ایک
بار زور سے کڑکی تو ایسے لگا کہ جہاز پر گر پڑی ہے مسافر ہڑبڑا کر اٹھ
بیٹھے کپتان بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

جہاز کے ملازم ادھر سے اُدھر بھاگنے لگے کپتان نے جب دیکھا کہ
سمندر میں زبردست طوفان آ گیا ہے تو وہ ترپال کا کوٹ پہن کر جہاز
کے اوپر عرشے پر آ گیا، اس نے دیکھا کہ جہاز بہت بڑے طوفان
میں گھرا ہوا تھا سمندر کی لہریں پہاڑ کی طرح اوپر اٹھ کر بار بار جہاز
سے ٹکرا رہی تھیں اس نے فوراً حکم دیا۔

بادبانوں کو لپیٹ دیا جائے۔

جہاز کے ملازم فوراً لکڑی کے بڑے بڑے مستولوں پر چڑھ کر

بادبانوں کو لپیٹنے لگے مستول بھی جہاز کے ساتھ ہی ساتھ بری طرح
سے ڈول رہے تھے اچانک چیخ بلند ہوئی اور ایک ملاح اوپر والے
مستول سے گر کر دھڑام سے عرشے پر آن گرا اور گرتے ہی مر گیا ہر
طرف ایک شور مچ گیا کپتان نے اسے فوراً اٹھوا کر سمندر میں پھنکوا دیا
اور کہا۔

بادبانوں کو لپیٹ دیا جائے۔ جسے مرنا تھا وہ مر گیا۔

ملاح اس قسم کی موتوں کے عادی تھے اپنے ایک ساتھی کی لاش کو طوفانی
سمندر کے حوالے کرنے کے بعد وہ دوبارا اپنے کام میں لگ گئے
طوفان تھمنے کا نام ہی نہ لیتا تھا بلکہ اب وہ پہلے سے زیادہ تیز ہو گیا تھا
دن چڑھ آیا تھا مگر آسمان کو سیاہ بادلوں نے ڈھانپ رکھا تھا بارش اسی
طرح موسلا دھار ہو رہی تھی .... سمندری لہریں پہاڑوں کی طرح
اٹھ اٹھ کر جہاز کے پیندے کو اچھال رہی تھیں جہاز ایک کھلونے کی

طرح بے رحم سمندری لہروں کے اوپر اچھل رہا تھا طوفان کی شدت تیز
ہو گئی ایک بہت بڑی لہر آئی اس نے پوری طاقت سے جہاز کو ٹکر ماری
جہاز ایک طرف کو جھک گیا مسافروں کی چیخیں نکل گئیں کپتان گر پڑا
اس کا سر سامنے ستون سے ٹکرایا اور خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔

عنبر اور ناگ ابھی تک اپنے کیبن میں بیٹھے تھے وہ بھی طوفان کی وجہ
سے پریشان تھے مگر اتنے نہیں جتنا کہ دوسرے مسافر پریشان تھے
البتہ ماریا گھبرا رہی تھی اس نے عنبر سے کہا۔

بھائی عنبر، طوفان تو خطرناک شکل اختیار کر رہا ہے اگر یہی حال رہا تو یہ
جہاز مجھے بچ کر ساحل تک پہنچتا نظر نہیں آتا۔

عنبر بولا۔

لگتا تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

ناگ نے کہا۔

اگر ایسی ویسی بات ہوگئی تو ہمیں ابھی سے کسی کشتی کو تاڑ کر اس کے
ذریعے سے نیچے اتر جانا چاہیے طوفان اور زیادہ تیز ہوتا چلا گیا طوفان
کی ٹھنڈی ہوا میں مسافر ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے سمندر میں
جا گرتے تھے عنبر اور ناگ حیرانی سے چاروطرف دیکھ رہے تھے اس
نے ایسا بھیانک طوفان اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھا اسی وقت
ایک ایسی خوفناک لہر سمندر میں اٹھی کہ اس نے جہاز کے بائیں پہلو
میں ٹکر مار کر اسے دائیں طرف کو جھکا دیا اس طرف جہاز کے جھکتے ہی
وہاں ایک کہرام مچ گیا مسافر ایک دوسرے کے اوپر گر پڑے ہر
طرف ایک افراتفری سی مچ گئی۔

کپتان نے چلا کر کہا۔

کشتیاں سمندر میں اتار دی جائیں۔

ملاحوں نے کشتیاں سمندر میں اتارنی شروع کر دیں مسافر کشتیوں

میں چھلانگیں لگانے لگے ایک چیخ وپکار کا سماں پیدا ہو گیا کوئی کسی کو
نہیں پوچھتا تھا کوئی کسی کو نہیں سنتا تھا دیکھتے دیکھتے ساری کشتیاں
مسافروں سے بھر گئیں کپتان کے حکم سے کشتیاں سمندر میں اتار دی
گئیں عنبر اور ناگ اور ماریا ابھی جہاز کے اوپر ہی کھڑے تھے۔

جہاز پر اب سوائے کپتان کے اور کوئی نہیں تھا کپتان نے عنبر اور ناگ
کی طرف دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔

تم لوگ کیا سوچ رہے ہو فوراً جہاز چھوڑ دو۔

مگر عنبر اور ناگ جہاز کو کہاں چھوڑتے؟ کشتیوں میں اس قدر مسافر
سوار ہو گئے تھے کہ وہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی کپتان نے بھی ایک
کشتی میں چھلانگ لگا دی اب جہاز پر سوائے ماریا، عنبر اور ناگ کے
اور کوئی نہیں تھا مسافروں سے بھری ہوئی کشتیاں طوفانی لہروں پر بہتی
ہوئی دور نکل گئیں۔

ماریا کانپتے ہوئے بولی۔

اب کیا ہوگا؟ جہاز ڈوب گیا تو میں اور ناگ تو کسی صورت زندہ نہ بچ سکیں گے۔

عنبر نے کہا۔

فکر نہ کرو، ماریا بہن خدا سے دعا کرو وہ کوئی نہ کوئی سبب ضرور بنا دے گا۔

جہاز ایک طرف کو جھکا جھکا بڑی تیزی سے آگے بڑھتا جا رہا تھا بڑی بڑی لہریں بار بار اس سے آ کر ٹکرا رہی تھیں ایک طرف کو جہاز کے جھکے ہونے کی وجہ سے عنبر اور ناگ وغیرہ بڑے پریشان تھے وہ اس پر ٹھیک طرح سے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے انہوں نے جنگلے کو پکڑ رکھا تھا اور اس کے ساتھ لگ کر لیٹے ہوئے تھے سمندر میں زبردست طوفان تھا مسافروں سے بھری ہوئی کشتیاں اب نظروں سے اوجھل

ہو چکی تھیں اتنے بڑے جہاز میں سوائے ان تینوں بہن بھائیوں کے اور کوئی نہیں تھا۔

انہیں صرف ایک ہی ڈر تھا کہ اب اگر کوئی بڑی لہر دائیں طرف سے دوبارہ اٹھ کر جہاز سے ٹکرائی تو وہ الٹ جائے گا اور ان کے لئے ایک مصیبت پیدا ہو جائے گی جہاز ڈوب جائے گا اور ان کے پاس کوئی لکڑی کا تختہ بھی نہیں تھا جس پر بیٹھ کر وہ اپنی جان بچا سکیں کرنا خدا کا کیا ہوا کہ سمندر کی طوفانی لہر بائیں طرف سے اٹھنے کی بجائے اس طرف سے اٹھی جدھر کو جہاز جھکا ہوا تھا سمندر کے نیچے پہاڑ تھا پہاڑ کی جہاز کے ساتھ ٹکر ہوئی تو جہاز ایک دم اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

عنبر اور ناگ اس کے ساتھ ہی عرشے پر گر پڑے قریب ہی انہیں ماریا کے بھی گرنے کی آواز آئی، ناگ نے کہا۔

ماریا تم خیریت سے ہو ناں۔؟

ماریا نے چیخ کر کہا۔

ہاں، خدا کا شکر ہے کہ اس لہر نے جہاز کو ڈوبنے سے بچا لیا۔

ہواؤں اور طوفانوں کا شور اس قدر زیادہ تھا کہ وہاں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی جہاز کے سیدھے ہوتے ہی عنبر نے کہا۔

جلدی سے کیبن میں چلو

وہ تینوں عرشے پر سے بھاگ کر اپنے کیبن میں آ گئے سارا جہاز خالی پڑا تھا وہ جس کیبن میں چاہتے جا سکتے تھے مگر وہ اپنے کیبن میں آ گئے اندر آ کر انہوں نے دروازہ زور سے بند کر دیا باہر طوفان اسی طرح کا تھا لہروں کے اوپر جہاز اسی طرح ڈول رہا تھا ناگ نے کہا ایک آفت سے تو بچ گئے اب خدا کرے کہ یہ طوفان ختم جائے پھر جا کر سوچیں گے کہ اب کیا کریں۔

خدا نے چاہا تو طوفان بھی ختم ہو جائے گا۔

لیکن طوفان سارا دن، ساری رات جاری رہا دوسرے روز جا کر کہیں ہوا کا زور کم ہوا اور طوفان کا زور ٹوٹ گیا دوپہر کے وقت بادل چھٹ گئے ہوا معمول پر آ گئی اور دھوپ سمندر پر چمکنے لگی۔

سمندر بھی پر سکون ہو گیا اب اس کی لہروں میں وہ زور اور دم خم باقی نہیں رہا تھا جہاز بڑے سکون کے ساتھ ایک بار پھر سمندر میں چلنے لگا۔

لیکن اب یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرف کو جا رہا ہے جہاز کے کچھ بادبان ہوا کے زور کے ساتھ ایک نپی تلی رفتار کے ساتھ بڑھتا چلا جا رہا تھا عنبر اور ناگ وغیرہ اپنے کیبن سے باہر عرشے پر نکل آئے سفید نیم گرم دھوپ میں آ کر انہیں بے حد سکون نصیب ہوا وہ دیر تک عرشے پر بیٹھے دھوپ میں اپنے بدن کو سکون پہنچاتے رہے۔

پھر عنبر نے کہا۔

سوال یہ ہے کہ ہم کدھر کو جا رہے ہیں۔؟

موت کا جہاز

جہاز گمنام منزل کی طرف بہا چلا جا رہا تھا۔

اس کی کوئی منزل نہ تھی، کوئی راستہ نہ تھا وہ بھیانک طوفان کے بعد وسیع سمندر میں ٹھیک رہا تھا ماریا کا خیال تھا کہ اگر وہ کپتان کے کیبن میں جائیں تو وہاں نقشوں کی مدد سے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ جہاز کس سمت کو جا رہا ہے ناگ نے کہا کہ ان میں سے نقشہ کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ بات ٹھیک بھی تھی جہازی نقشے بڑے پیچیدہ ہوتے ہیں ان کی سمت اور ڈگریوں، زاویوں کو پڑھنا ایک عام آدمی کے بس کا

روگ نہیں ہے ماریا نے کہا۔

پھر بھی ہمیں کیبن میں جا کر دیکھنا ضرور چاہیے۔

وہ تینوں عرشے پر سے اٹھ کر کپتان کے کیبن میں آ گئے جہاز کے ایک طرف کو جھک کر پھر سیدھا ہو جانے کی وجہ سے وہاں بہت سی چیزیں ٹوٹ پھوٹ گئی تھیں پھر بھی بہت کچھ باقی تھا میز پر نقشے میخوں کے ساتھ گڑے ہوئے اسی طرح سے تھے وہ ان نقشوں پر جھک گئے مگر وہی بات ہوئی انہیں بالکل معلوم نہ ہو سکا کہ وہاں کیا لکھا ہے اور کیا نشان لگے ہیں نقشے میں جگہ جگہ جزیرے سے بنے ہوئے تھے مگر یہ پتہ نہیں تھا یہ جزیرے کہاں ہیں؟

عنبر نے کہا۔

نقشوں کو دیکھنا بیکار ہے ہم ایک ایسے جہاز پر سوار ہیں جس کی کوئی منزل نہیں ہے ہو سکتا ہے یہ کسی خاص سمت کو سفر کر رہا ہو اور یہ بھی ہو

سکتا ہے کہ دس پندرہ میل کے دائرے کے اندر اندر یہ ایک ہی جگہ پہ چکر لگا رہا ہو ایسی صورت میں یہ ساری عمر اسی جگہ چکر لگاتا رہے گا اور ہم یہاں سے کبھی باہر نہ نکل سکیں گے۔

ماریا کہنے لگی۔

یہ تو بڑی بھیانک بات ہوگی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری ساری عمر اسی جہاز میں گزر جائے گی اور یہ جہاز ہماری قبر بنے گا۔

عنبر نے کہا۔

مگر ایسا نہیں ہوگا۔ ہم کوشش کریں گے کہ جہاز کو کسی خاص سمت پر ڈال دیا جائے۔

ناگ نے پوچھا۔

بھائی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔؟

اس کے لئے ہمیں کچھ روز اسی طرح سفر کرنا ہوگا، سمندر کا پانی ہمیں بتا دے گا کہ ہم ایک ہی جگہ پر دائرے کی شکل میں چکر لگا رہے ہیں یا آگے نکل رہے ہیں پانی کا رنگ بدل جائے گا۔

ناگ نے کہا۔

سب سے پہلے تو ہمیں باورچی خانے میں چل کر یہ معلوم کرنا چاہیے کہ پانی اور خوراک کا ذخیرہ کتنے دنوں کا ہے تا کہ ہم بھوک اور پیاس سے تو نہ مر جائیں۔

وہ جہاز کے باورچی خانے میں آ گئے یہاں بھی اکثر خوراک کے مرتبان ٹوٹے پڑے تھے کھانے پینے کے پھل اور سبزیاں فرش پر بکھری ہوئی تھیں شربت کے مٹکے ٹوٹ چکے تھے اور شربت بہہ کر ضائع ہو گیا تھا صرف پانی کا ایک مٹکہ بھرا ہوا باقی تھا جوان کے اندازے کے مطابق صرف پندرہ بیس دنوں کے لئے کافی تھا عنبر نے کہا۔

آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میں کھانے پینے کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں ناگ بھی کسی حد تک گزارا کر سکتا ہے باقی ماریا بہن کے لئے یہاں اتنی خوراک اور پانی موجود ہے کہ یہ دو مہینے تک اس پر گزارا کر سکتی ہے۔

ماریا نے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے عنبر بھائی لیکن میں اس قبر میں زندہ رہنا نہیں چاہتی۔

وہ تو ہم بھی نہیں چاہتے ہماری کوشش تو یہی ہے کہ جس طرح سے اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے اس جہاز سے نجات حاصل کی جائے تاکہ ہم خشکی پر اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔

بہر حال ہم اب تو اس جہاز پر ہی سوار ہیں اور کوشش کے باوجود ہم اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

اسی طرح باتیں کرتے اور جہاز کی سیر کرتے کرتے شام ہو گئی

سارے جہاز پر مسافروں کی چیزیں بکھری پڑی تھیں معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کوئی بغاوت ہو گئی تھی کوئی انقلاب آ گیا تھا کہ لوگ افراتفری میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے جدھر کو سینگ سمائے ادھر کو بھاگ گئے۔

جب وہ عرشے پر پھرتے پھرتے تھک گئے تو اپنے کیبن میں آ کر لیٹ گئے وہ بہت تھکے ہوئے تھے انہیں جلدی نیند آ گئی وہ ساری رات سوتے رہے اور ساری رات جہاز آگے سمندر میں بڑھتا چلا گیا ان کی آنکھ کھلی تو دن نکل آیا تھا وہ کیبن سے نکل کر عرشے پر آ گئے سمندر کا نیلا پانی پرسکون تھا چاروں طرف خوشگوار دھوپ پھیلی ہوئی تھی موسم بے حد خوشگوار تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی وہ نیچے باورچی خانے میں آ گئے ماریا نے آگ جلا کر ناشتہ تیار کیا، انہوں نے ایک تپائی پر بیٹھ کر ناشتہ کیا اور باتیں کرتے رہے۔

خدا جانے ابھی ہمیں کتنے دن اور سمندر میں بسر کرنے ہوں گے عنبر نے کہا۔

میں نے سمندر کا رنگ بدلا ہوا دیکھا ہے میرا خیال ہے کہ ہم ایک چکر میں نہیں گھوم رہے ہمارا جہاز کسی سمت کو ضرور جا رہا ہے۔

یہ معلوم نہیں کہ یہ کس طرف کو جا رہا ہے۔

ناگ نے کہا۔

کہیں یہ واپس چین کی طرف ہی نہ جا رہا ہو؟

عنبر ہنس کر بولا۔

نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ جہاز کا رخ مشرق کی سمت نہیں ہے بلکہ مغرب کی سمت ہے جدھر سورج غروب ہوتا ہے ماریا پیالیوں میں قہوہ ڈالتے ہوئے بولی۔

یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے چل رہے ہیں تو ایک نہ ایک دن کسی جگہ پہنچ

ہی جائیں گے خدا کرے کہ وہ کوئی ملک کا ساحل ہو کسی ویران جزیرے کا ساحل نہ ہو۔

یہ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اگر جہاز کی سمت ہمارے اختیار میں ہوتو ہم ویران جزیروں سے بچ سکتے ہیں مگر یہاں تو جہاز ایک بے لگام اونٹ کی طرح آگے بڑھتا جا رہا ہے۔

ناشتے کے بعد وہ عرشے پر دھوپ میں آ گئے اور گہرے نیلے سمندر کی پرسکون لہروں کو دیکھنے لگے ہوا بڑی موافق چل رہی تھی بادبان پھولے ہوئے تھے اور جہاز ایک خاص رفتار کے ساتھ ذرا ذرا ڈولتا آگے مغرب کی طرف بڑھ رہا تھا عنبر کی نگاہیں دور سمندر میں لگی ہوئی تھیں۔

اچانک اس کے چہرے پر ایک سنجیدگی سی آ گئی اس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ کیا شے ہے؟

کہاں؟ ماریا نے پوچھا۔

وہ دیکھو.........دور.........مجھے تو کوئی جہاز معلوم ہو رہا ہے سب نے غور سے دیکھنا شروع کر دیا ناگ نے کہا۔

یہ تو کوئی جہاز ہے اس کے بادبان پھولے ہوئے ہیں خدا کا شکر ہے کہ انسانوں کی شکل تو دیکھیں گے یہ جہاز ضرور جاپان کی طرف سے آ رہا ہے اور ملک چین کی طرف جا رہا ہے۔

ماریا بولی۔

اس جہاز کے کپتان سے ہم مدد حاصل کر سکتے ہیں وہ ضرور اپنے کسی آدمی کو ہمارے ساتھ لگا دے گا اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو کم از کم ہمارے جہاز کو ٹھیک سمت پر ڈال دے گا تا کہ ہم منزل پر پہنچ جائیں۔

عنبر ابھی تک اس بادبانی جہاز کو غور سے دیکھ رہا تھا جو دور سمندر میں

افق کے پاس ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

دوستو! ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے خدا نے ہماری سن لی ہے اور اس جہاز کو ہماری مدد کے لئے بھیجا ہے ہم اس جہاز کے کپتان سے ہر قسم کی مدد لے سکتے ہیں اب ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہم بہت جلد منزل پر پہنچ جائیں گے۔

ناگ نے کہا۔

کم از کم اس جہاز کے آنے سے یہ تو ظاہر ہو گیا ہے کہ ہم ایک چکر میں نہیں گھوم رہے بلکہ آگے بڑھ رہے ہیں اب ہمیں جہاز کے یہاں تک آنے کا انتظار کرنا چاہئے۔

ایکا ایکی عنبر کو خیال آیا۔

لیکن.........لیکن ایک بات تو ہم نے سوچی ہی نہیں؟

وہ کون سی بھائی؟ ماریا نے پوچھا۔

اگر یہ جہاز بحری ڈاکوؤں کا ہوا تو پھر کیا کریں گے۔؟
بحری ڈاکوؤں کے جہاز کا نام سن کر ماریا اور ناگ خاموش ہو گئے وہ
موت سے نہیں ڈرتے تھے لیکن اگر وہ خونخوار ڈاکوؤں کے ہجوم میں
گھر جائیں تو مارے بھی جاسکتے تھے ماریا کو تو بڑی آسانی سے قتل کیا جا
سکتا تھا اور یہی حال ناگ کا تھا اگر اسے قتل کر کے سمندر میں پھینک دیا
جائے تو وہ کچھ عرصے کے بعد سمندر میں مر جائے گا اور بحری ڈاکوؤں
کے جہاز پر سوائے خون کے پیاسے ڈاکوؤں کے اور کوئی نہیں ہوا کرتا
یہ لوگ بڑے ظالم اور سنگ دل ہوتے ہیں ان کے لیے کسی آدمی کو قتل
کر دینا ایسا ہی ہے جیسے ہم کسی اڑتے ہوئے مچھر کو مار دیتے ہیں اگر
کوئی فکر نہیں تھی تو عنبر کو نہیں تھی کیونکہ وہ تو مر ہی نہیں سکتا تھا پھر بھی
اسے ناگ اور ماریا کی بہت فکر تھی کہ اگر کہیں یہ لوگ بحری ڈاکوؤں
کے ہجوم میں گھر گئے تو یہ بے بس ہو جائیں گے آخر ناگ سانپ بن

کر کتنے ڈاکوؤں کو ہلاک کر سکتا تھا زیادہ سے زیادہ دو یا تین ڈاکوؤں
کو مار سکتا تھا اس کے بعد ناگ کی موت یقینی تھی۔
ماریا نے کہا۔
یہ بات تو ہم نے سوچی ہی نہیں تھی۔
ناگ نے کہا۔
یہ تو جہاز کے قریب آنے پر ہی پتہ چلے گا کہ یہ تجارتی جہاز ہے یا بحری
ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔
اور جب جہاز کافی قریب آ گیا تو ڈاکوؤں نے اپنے جہاز پر بحری
ڈاکوؤں کا مشہور کھوپڑی اور ہڈیوں والا جھنڈا لہرا دیا۔
یہ بحری ڈاکوؤں کا جہاز تھا۔

سمندر میں جنگ

کھوپڑی اور ہڈیوں والا جھنڈا دیکھ کر ماریا کے اوسان خطا ہو گئے یہ
بحری ڈاکوؤں کا جہاز تھا اور بحری ڈاکو کسی کو معاف نہیں کرتے تھے بے
دریغ قتل عام کرنا ان کی عادت تھی ماریا اگرچہ غائب تھی وہ کسی کو نظر
نہیں آتی تھی مگر اگر اسے تلوار ماری جائے یا سمندر میں پھینک دیا
جائے تو وہ ایک عام انسان کی طرح مر بھی سکتی تھی پھر اسے یہ بھی ڈر تھا
کہ اگر بحری ڈاکوؤں نے جہاز کو آگ لگا دی تو وہ کہاں جائے گی۔؟

سمندر میں چھلانگ لگائے گی؟

بحری ڈاکوؤں کا جھنڈا جہاز پر عنبر اور ناگ نے بھی دیکھ لیا تھا اس
جھنڈے کو دیکھ کر وہ تشویش میں آ گئے۔

عنبر نے کہا۔

یہ تو سچ مچ بحری ڈاکوؤں کا جہاز ہے۔

ماریا نے خوف زدہ ہو کر کہا۔

یہ تو بڑی بھاری مصیبت سر پر آ گئی ہے۔

ناگ بولا۔

کچھ بھی ہو، مصیبت سر پر آ گئی ہے اب ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہوگا ہم
اپنے آپ کو ان بے رحم ڈاکوؤں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔

عنبر نے کہا۔

انہیں قریب آ لینے دو ہمارے جہاز پر چار توپیں لگی ہیں جن میں سے
جہاز کے الٹنے سے دو ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں باقی دو توپوں سے ہم
ڈاکوؤں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ناگ نے کہا۔

میرے خیال میں توپوں سے حملہ کرنا ہمیں مہنگا پڑے گا کیونکہ ڈاکوؤں کے پاس لازمی طور پر توپیں زیادہ ہوں گی پھر ہمیں توپ چلانے کا تجربہ بھی نہیں ہے وہ ہمارے جہاز کو سمندر میں ڈبو دیں گے ایسی صورت میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہو گا کہ ہم ڈاکوؤں کے جہاز پر جا کر پناہ حاصل کریں۔

ماریا نے پوچھا۔

تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔؟

ناگ بولا۔

ہمیں اپنے طریقے سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنا چاہیے ان کو یہاں تک آنے دیں اور خود چھپ جائیں میں سانپ کے روپ میں آ کر حملے کے لئے تیار ہو جاؤں ماریا کو کسی تہہ خانے میں چھپا دیا جائے اور عنبر تلوار لے کر سامنے آ کر مقابلہ کرے یہ تو مر ہی نہیں سکتا، اور نہ زخمی ہو

سکتا ہے ممکن ہے ڈاکوؤں پر اس کی کرامت کا اثر ہو جائے اور وہ بھاگ جائیں پھر ماریا بھی چھپ کر ان پر حملہ کر کے انہیں بوکھلا سکتی ہے۔

عنبر نے کہا۔

تمہارا مطلب ہے گوریلا لڑائی لڑی جائے۔

ناگ بولا۔

بالکل ہمیں گوریلا جنگ کرنی چاہیے توپ چلانے کا تو نام بھی نہیں لینا چاہیے جوں ہی ہم نے ایک توپ چلائی ڈاکوؤ توپوں کے گولے چلا چلا کر ہمارے جہاز کے پرخچے اڑا دیں گے وہ ہمیشہ یہی کیا کرتے ہیں جس جہاز پر سے جنگ کا اعلان نہ ہو وہ اس پر چھلانگیں لگا کر اسے لوٹ لیتے ہیں اور مسافروں کو قتل کر دیتے ہیں ہمیں وہ لوٹ بھی نہیں سکتے قتل بھی نہیں کر سکتے تو پھر ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت

ہے۔

عنبر نے کہا۔

تو پھر ہمیں گوریلا جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔

ادھر گوریلا جنگ کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور دوسری طرف ڈاکوؤں کا جہاز اس جہاز کے بہت قریب آ چکا تھا ماریا ایک ایسی جگہ پر جا کر کھڑی ہو گئی جہاں وہ ہجوم سے اور چلتی تلواروں سے محفوظ بھی تھی اور دشمن پر حملہ بھی کر سکتی تھی ناگ نے فوراً جون بدل لی اور وہ سانپ بن گیا سانپ بن کر وہ ایک ستون کے اوپر چڑھ گیا یہاں سے وہ دشمن پر حملہ کر کے بڑی آسانی سے اس پر چڑھ کر اپنی جان بھی بچا سکتا تھا۔

عنبر نے تلوار کھینچ لی اور ایک جگہ کیبن کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور ڈاکوؤں کے جہاز کو سمندر میں اپنے جہاز کے قریب آتے دیکھنے لگا ڈاکوؤں کے جہاز پر سروں پر نیلے لال پیلے رومال باندھے

ڈاکو صاف نظر آ رہے تھے ان کے کانوں میں بالیاں دھوپ میں چمک رہی تھیں اور وہ تلواریں لہرا رہے تھے ڈاکوؤں کا کپتان بھی تلوار لیے عرشے پر کھڑا تھا۔

عنبر کے جہاز کے قریب آ کر انہوں نے رسے ڈال کر اپنے جہاز کو قریب کیا اور بڑی حیرانی سے عنبر کے خالی جہاز کو تکنے لگے وہ بڑے حیران تھے کہ یہ جہاز خالی کیوں ہے؟ اس کے مسافر کہاں چلے گئے؟ اس جہاز کے ملاح کہاں ہیں؟ کپتان کہاں ہے؟ قریب آ کر انہوں نے عنبر کے جہاز میں چھلانگیں لگا دیں ڈاکو جہاز کے عرشے پر تلواریں لیے دندناتے پھرنے لگے کپتان نے بھی عرشے پر چھلانگ لگا دی اور چیخ کر بولا۔

کپتان کو کیبن میں تلاش کرو یہ جہاز سارے کا سارا خالی ہے معلوم ہوتا ہے مسافر سارے کے سارے بیماری سے مر گئے ہیں۔

ڈاکوؤں نے ایک ایک کیبن کی تلاشی لی سارے جہاز کو دیکھا گیا اور بعد میں ڈاکوؤں کے سردار نے عنبر کی طرف دیکھا اور چنگھاڑتے ہوئے بولا مسافر کدھر ہیں کپتان کہاں ہے۔

ناگ اور ماریا چھپے ہوئے تھے

عنبر نے کوئی جواب نہیں دیا تو ڈاکوؤں کے سردار نے لوٹ مار کرنے کا حکم دے دیا جیسے ہی ڈاکو جہاز کے عرشے پر پھیلے ناگ مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور عنبر پہلے ہی تیار کھڑا تھا عنبر کو چار پانچ ڈاکوؤں نے تلواروں کے سائے میں گھیرا ہوا تھا ڈاکو لوٹ مار کر رہے تھے کہ ناگ کے قریب چلے گئے ناگ کے منہ سے سانپ کی آواز سن کر ڈاکو اس طرف لپکے مگر ناگ چھپ گیا تھا ڈاکو اسی وقت مر گیا ایک ڈاکو ماریا کے قریب کھڑا تھا ماریا نے پوری طاقت سے ایک ڈنڈا اس ڈاکو کی کھوپڑی پر مار دیا ڈاکو چیخ مار کر گر پڑا کپتان اس کی طرف لپکا ماریا

نے دوسرا ڈنڈا مار کر دوسرے ڈاکو کی کھوپڑی توڑ دی اس کے بعد ماریا نے تیسرے ڈاکو کا سر پھوڑ دیا اور خود دوسری طرف ہٹ گئی۔

یکے بعد دیگرے تین ڈاکوؤں کی موت سے کپتان بھی سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے دشمن نظر نہیں آ رہا تھا اور ڈاکو مر رہے تھے اس دوران میں سانپ نے دو اور ڈاکوؤں پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور خود جہاز کے مستول کے اوپر جا کر آرام کرنے لگا۔

کپتان چکر کھا گیا اس نے اعلان کیا۔

جہاز کو آگ لگا دو اس جہاز پر بدروحوں کا قبضہ ہے۔

ایک ڈاکو نے پتھر رگڑا ہی تھا کہ ماریا نے اسی کی تلوار کھینچ کر اسی کا سر قلم کر دیا کپتان حیران رہ گیا۔

اس کو کس نے قتل کر دیا۔؟

وہ غرایا اور اس نے غصے میں زمین پر تلوار مار کر توڑ دی..........ماریا

نے سوچا کہ کپتان کو بھی تھوڑا مزہ چکھانا چاہیے وہ دبے پاؤں چلتی
ہوئی کپتان کے پاس آئی اور پیچھے سے اس نے کپتان کی گردن پر
اس زور سے تلوار کا دستہ مارا کہ وہ چکرا کر گر پڑا اور پھر ڈر کر اٹھ کر دور
ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

جہاز کو آگ لگا دو اس پر بدروحوں کا سایہ ہے آگ لگا دو۔

دوسرا ڈاکو آگ لگانے لگا تو ماریا نے اسے بھی قتل کر دیا اور پھر گرج کر
چڑیلوں جیسی آواز بنا کر بولی۔

اگر تم لوگوں نے جہاز کو آگ لگانے کی کوشش کی تو تم کو ایک ایک کر
کے مار ڈالا جائے گا تمہارے جہاز میں پتھر پھینک پھینک کر ڈبو دیا
جائے گا خبردار، جہاز کو آگ لگانے کی ہمت نہ کرنا تمہارے لیے یہی
بہتر ہے کہ یہاں سے بھاگ جاؤ نہیں تو تمہاری خیر نہیں ہے۔

کپتان ڈاکو نے چونک کر آواز سنی اور قہقہہ لگا کر بولا۔

تم بدروح ہو تم نے میرے چھ سات ساتھی مار دیے ہیں کیا تم سامنے
آ کر میرا مقابلہ کر سکتی ہو مردوں کی طرح.......... یا کسی مرد کو میرے
پاس بھیج سکتی ہو کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرے اگر وہ جیت گیا تو میں یہ
جہاز چھوڑ دوں گا نہیں تو اپنے سارے ملاح قتل کروا کر خود بھی قتل
ہو جاؤں گا مگر شکست قبول کر کے واپس اپنے جہاز پر نہیں جاؤں گا۔

ماریا سوچ میں پڑ گئی ڈاکو کپتان بڑا ضدی تھا یہ لوگ ایسے ہی ہوا
کرتے ہیں اسے معلوم تھا کہ یہ شخص ایسے کبھی نہیں مانے گا، اس نے
سوچا کہ عنبر کو اس کے مقابلے پر سامنے لے آنا چاہیے وہی ایک شخص
تھا جو اس ڈاکو کو شکست دے سکتا تھا چنانچہ اس نے کہا۔

سن اے ظالم ڈاکو تمہارے مقابلے پر اپنے ایک بھائی کو بھیج رہی ہوں
وہ تمہیں شکست دے گا اور تم پر ثابت کر دے گا کہ وہ تم سے زیادہ
طاقت ور ہے اور تمہیں ہلاک کر سکتا ہے پھر بھی اگر تم یہاں سے نہ گئے

تو تمہارے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں گے۔

ڈاکو نے کہا۔

میں تمہارے بھائی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں تم اسے
میرے پاس بھیجو۔

ماریا وہاں سے نکل کر سیدھی عنبر کے پاس گئی وہ بھی سامان کے پیچھے
چھپا ڈاکوؤں کے کپتان اور ماریا کی ساری گفتگو سن رہا تھا ماریا نے
سرگوشی میں کہا۔

عنبر بھائی اب تمہیں میدان میں آجانا چاہیے۔

ماریا بولی۔

تو پھر سامنے آجاؤ اور ڈاکوؤں کے کپتان کو شکست دو۔

ماریا وہاں سے پرے ہٹ گئی اور عنبر تلوار لے کر کپتان کے سامنے آ
گیا کپتان ڈاکو نے اپنے سامنے ایک پتلے دبلے نوجوان کو تلوار

لہراتے دیکھا تو قہقہہ مار کر زور سے ہنس پڑا اور کہنے لگا۔

اے بدروح یہ کس بونے کو تو میرے سامنے لے آئی ہے کیوں اسے
میرے ہاتھ سے قتل کرواتی ہے؟ اسے واپس بلا لے۔
اور کسی پہلوان کو میرے مقابلے کے لئے بھیج یہ تو ناحق میرے ہاتھوں
مارا جائے گا مجھے اس کی نوجوانی پر ترس آتا ہے۔

ماریا نے کہا۔

اے ظالم ڈاکو یہ شخص تجھے تیرے گناہوں اور انسانوں پر ظلم وستم کی سزا
دینے خدا کی طرف سے آیا ہے اس کے وار سے خوف کھا یہ تیرے
بدن کی بوٹیاں اڑا دے گا اور تم اس کا ایک بال تک بیکا نہ کرسکو گے۔

ڈاکو کپتان نے ایک قہقہہ لگایا۔

ہاہاہا............ یہ منہ اور مسور کی دال لے بیٹا میرا وار سنبھال ڈاکو
نے عنبر پر پوری طاقت سے وار کیا وہ ایک بے حد چالاک تلوار باز تھا

اس کی ساری زندگی تلوار بازی میں گزری تھی عنبر کو اب تلوار چلانے کی مشق نہیں رہی تھی پھر بھی اس نے ڈاکو کا وار روک لیا اب ڈاکو نے دوسرا وار کیا۔ وہ ویسے بھی ایک اونچا لمبا بھاری بھرکم ڈاکو کپتان تھا عنبر پرے ہٹ گیا تلوار لکڑی کے صندوق پر پڑی اور اس کے چھ ٹکڑے ہو گئے۔

ڈاکو کپتان نے چیخ کر کہا۔

میرا وار سنبھال او احمق لڑکے۔

یہ وار بڑا خطرناک اور چالاکی کا وار تھا عنبر اس سے بچ نہ سکا تلوار سیدھی عنبر کی گردن پر پڑی اور اسے کاٹتی ہوئی دوسری طرف سے نکل گئی مگر عنبر کی گردن اسی جگہ قائم رہی پہلے تو کپتان سمجھا کہ جب عنبر ہلے گا تو گردن نیچے گر پڑے گی مگر ایسا نہیں ہوا تو وہ ششدر رہ گیا کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ تلوار نے عنبر کی گردن کاٹی تھی۔

اس عرصے میں عنبر نے ڈاکو کی ٹانگ پر وار کر کے اسے زخمی کر دیا کپتان نے دوسری بار پھر پوری طاقت اور چالاکی سے حملہ کیا اور اس دفعہ عنبر کے سینے میں پوری کی پوری تلوار گھونپ دی مگر عنبر کو کچھ بھی نہ ہوا نہ خون نکلا نہ زخم ہوا دوسرے ڈاکو بھی دنگ ہو کر رہ گئے کپتان بھی حیران ہوا کہ یہ ماجرا کیا ہے عنبر نے ابھی تک کپتان پر خود حملہ نہیں کیا وہ صرف کپتان پر اپنی خفیہ طاقت کو ظاہر کرنا چاہتا تھا جب اس کی کرامت کپتان ڈاکو پر ظاہر ہو گئی تو اس نے حملہ کر کے کپتان کے بازو کو شدید زخمی کر دیا۔

کپتان کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔

کپتان کو زخمی ہوتا دیکھ کر سارے کے سارے ڈاکو عنبر پر ٹوٹ پڑے مگر وہ اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے انہوں نے عنبر پر تلواریں برسانی شروع کر دیں مگر وہی ہوا جو ہوتا تھا عنبر کے جسم سے خون کا

ایک قطرہ بھی نہ نکلا اور اسے کوئی زخم بھی نہ ہوا تلواریں اس کے جسم
پر پڑتیں اور ربڑ کی طرح اس کا جسم مل جاتا اب تو ڈاکو پریشان ہو کر
پرے ہٹ گئے اس دوران میں عنبر کا ہر وار کاری پڑ رہا تھا اس نے چھ
سات ڈاکوؤں کو ہلاک کر کے رکھ دیا تھا یہ صورت حال بیحد پریشان
کر دینے والی تھی دوسری طرف ماریا بھی اپنا کام کیے جارہی تھی اور
اس نے بھی ڈنڈے مار کر چھ سات ڈاکوؤں کو کھوپڑیاں توڑ کر انہیں
موت کی نیند سلا دیا تھا۔

کپتان ڈاکو زندگی میں پہلی بار خوف زدہ ہوا تھا وہ دشمن کا ایک آدمی
بھی نہیں مار سکا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے پندرہ بیس آدمی کٹ
گئے تھے اگر اس نے لڑائی کو جاری رکھا تو ایک ایک کر کے اس کے
سارے کے سارے ڈاکو ہلاک ہو سکتے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

میں صلح کرتا ہوں جنگ بند کر دو۔

ڈاکو بھی خوف زدہ تھے اور لڑائی بند کرنے کے بارے میں سوچ رہے
تھے کپتان کے اعلان کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ گئے عنبر نے تلوار بھی
نیام میں ڈال لی اور آگے بڑھ کر کپتان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
کر بولا۔

تم نے میری طاقت کو آزما لیا ہو گا اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم اور
تمہارے سارے ڈاکو میرے مقابلے میں کس قدر حقیر ہیں اس وقت
تم میرے رحم و کرم پر ہو میں اگر چاہوں تو ایک ایک کر کے تم سب کو
قتل کر دوں اور تم میرے جسم پر ایک معمولی سا زخم بھی نہیں لگا سکتے کیا
تم اپنی شکست کو مانتے ہو۔؟

ڈاکو کپتان نے بڑی مشکل سے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے برخوردار تم جیتے ہم ہارے ہم واپس جا رہے ہیں مگر ایک
بات بتا دو کہ یہ طاقت تم میں کہاں سے آ گئی عنبر نے کہا۔

تم اس قابل نہیں ہو کہ میں تمہیں اپنی خفیہ طاقت کا راز بتاؤں تم ایک
ڈاکو ہو جس نے ہزاروں بے گناہوں کا خون کیا ہے میں تمہیں ان
بے گناہوں کے ظلم کی سزا ابھی دینا چاہتا ہوں اور تمہاری سزا یہ ہوگی کہ
میں تمہارے جہاز کو آگ لگا دوں گا۔

ماریا نے بھی ڈانٹ کر کہا۔

ہاں ہم اس سنگدل ڈاکو کے جہاز کو آگ لگا دیں گے اب کپتان نے
گڑگڑا کر کہا۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی مسافر کو تنگ نہیں کروں گا صرف
سرکاری گودام لوٹوں گا مسافروں کو کچھ نہیں کہوں گا عنبر نے بلند آواز
میں پوچھا۔

کیا اس کا وعدہ قبول کر لیا جائے؟

ماریا نے کہا۔

چلو اسے معاف کر دیا جائے اس کی بات پر اعتبار کر لیا جائے مگر اے
ڈاکو کپتان ایک بات یاد رکھنا میں تمہارے ساتھ ساتھ سفر کرتی رہوں
گی اگر تم نے کسی جگہ مسافروں کو تنگ کیا یا ان کا سامان لوٹا تو یاد رکھنا
میں اسی جگہ تمہارے جہاز کو آگ لگا دوں گی اور اسے ڈبو دوں گی۔

ڈاکو کپتان نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

میں ایک بہادر آدمی ہوں اور بہادر اپنے وعدے پر ہمیشہ قائم رہتا ہے
میں آئندہ کبھی بھی کسی بے گناہ کو تنگ نہیں کروں گا۔

ماریا اور عنبر نے ڈاکو کپتان کو معاف کر دیا پھر عنبر نے کپتان کو جہاز کے
طوفان میں گھر کر الٹ جانے اور مسافروں کے کشتیوں میں سوار ہو کر
بھاگ جانے کی ساری کہانی سنا ڈالی اور اس سے پوچھا کہ وہ کہاں
سفر کر رہے ہیں ڈاکو کپتان نے اسے بتایا کہ اس وقت وہ جنوبی
بحر اکاہل کے سمندروں میں ہیں اور اگر اسی طرح سفر کرتے رہے تو

ایک روز جنوبی افریقہ کے ساحل پر پہنچ جائیں گے گویا وہ جاپان کے سمندر سے بھٹک گئے تھے۔

کپتان اپنے جہاز کو لے کر چلا گیا اب عنبر نے جہاز کو کوشش کر کے کپتان کے مشورے کے مطابق دوبارا جاپان کے سمندر کی طرف ڈال دیا ان کے جہاز نے جاپان کی طرف سفر کرنا شروع کر دیا ہوا کافی تیز تھی جس کی وجہ سے ان کے جہاز کی رفتار بھی تیز ہو گئی تھی انہیں یقین تھا کہ اگر وہ اسی طرح سفر کرتے رہے تو ایک نہ ایک دن وہ اپنی منزل جاپان ضرور پہنچ جائیں گے۔

آدم خور وحشی

بادبانی جہاز سمندر میں سفر کرتا رہا۔

سمندر میں کوئی طوفان نہ آیا، مگر زمین نظر نہیں آ رہی تھی تینوں بہن بھائیوں کو جہاز میں اکیلے سفر کرتے ہوئے دو ماہ ہو گئے تھے جہاز میں پانی کا ذخیرہ بھی ختم ہونے کو تھا بس چار پانچ روز کا پانی اور خوراک باقی رہ گئی تھی وہ ہر روز اس امید پر اٹھ کر جلدی سے جہاز کے عرشے پر جاتے کہ اب شاید زمین کا کنارا نظر آئے مگر ہر بار انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا خدا جانے وہ کن سمندروں میں سفر کر رہے تھے کہ زمین کا کہیں نام و نشان تک نظر نہیں آتا تھا اب تو وہ ناامید سے ہو چلے تھے۔

ناگ نے ایک روز کہا۔

بھائی عنبر میرا تو خیال ہے کہ ہم گرداب میں پھنس گئے ہیں اور پچھلے کئی روز سے بس ایک ہی دائرے میں چکر لگا رہے ہیں عنبر نے سمندر کے پانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں ناگ سمندر کے پانی کا رنگ وہ نہیں ہے جو آج سے چھ روز پہلے تھا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ایک ہی جگہ چکر نہیں لگا رہے ہے بلکہ آگے بڑھ رہے ہیں اب آگے کس سمت کو بڑھ رہے ہیں؟ یہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔

ماریا بھی ان کے پاس ہی کھڑی تھی کہنے لگی۔

اگر چار پانچ روز تک کہیں زمین نظر نہ آئی تو پانی کا مٹکا ختم ہو جائے گا اور پھر کم از کم میرے اور ناگ بھائی کے لئے ایک مصیبت بن جائے گی پانی کے بغیر ہم کتنے دن زندہ رہ سکیں گے ناگ تو شاید زندہ رہ لے مگر میں زندہ نہیں رہ سکوں گی۔

عنبر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

بہن ماریا، تمہیں گھبرانا نہیں چاہیے خدا پر بھروسہ رکھو وہ ضرور ہمیں اس سمندر سے نکال کر کسی نہ کسی منزل پر پہنچا دے گا۔

ناگ نے کہا۔

ڈاکو کپتان نے کہیں ہمیں غلط راستے پر نہ ڈال دیا ہو آخر وہ ہمارا دشمن تھا ہو سکتا ہے اس نے ہم سے اپنے آدمیوں کی موت کا بدلہ لیا ہو اور ہمیں غلط راستے پر ڈال دیا ہو۔

عنبر بولا۔

ایسا ہو سکتا ہے مگر جہاں تک میرے تجربے کا تعلق ہے میں ان بحری ڈاکوؤں کے سرداروں کو خوب جانتا ہوں یہ ظالم اور سنگ دل ضرور ہوتے ہیں مگر بات کے جھوٹے نہیں ہوتے یہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے اور پھر سمندر کے پانی کے رنگ کی تبدیلی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم آگے

بڑھ رہے ہیں کسی ایک جگہ پر چکر نہیں لگا رہے اس لئے ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ ہم کسی نہ کسی مقام پر ضرور پہنچ جائیں گے۔

وہ ہر روز اسی قسم کی باتیں کرتے اور سو جاتے ہر رات ایک نئی امید لے کر سوتے اور صبح اٹھ کر پھر ناامید ہو جاتے ماریا زیادہ پریشان تھی اس لئے کہ وہ ایک عام انسان تھی اس میں سوائے اس بات کے کہ وہ غائب تھی اور کوئی طاقت نہیں تھی وہ بھوک پیاس سے مر سکتی تھی اور اسے کوئی مار بھی سکتا تھا عنبر اور ناگ کو بھی اپنی بہن ماریا کا زیادہ خیال تھا وہ بغیر کھائے پیئے برسوں گزارا کر سکتے تھے مگر ماریا ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

آخر قدرت نے ان کی سن لی۔

ایک روز وہ آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر عرشے پر آئے تو انہیں دور آسمان کے کنارے کے ساتھ زمین کی کالی لکیر نظر آئی خوشی سے ان

کے چہرے کھل گئے وہ ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے سمندر میں انہوں نے ناریل بھی تیرتے ہوئے دیکھے ان ناریلوں کو دیکھ کر عنبر نے کہا۔

معلوم ہوتا ہے ہم کسی جزیرے پر پہنچ رہے ہیں۔

ناگ بولا۔

ہو سکتا ہے یہ ملک جاپان کا ساحل ہو۔

عنبر نے کہا۔

ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ایسا جزیرہ ہو جہاں آدم خور قبیلے کے لوگ رہتے ہوں۔

ناگ بولا۔

جاپان کے بے شمار جزیرے ہیں اگر یہ ان جزیروں میں سے کوئی جزیرہ ہے تو پھر ہم منزل پر پہنچ گئے ہیں ہمیں کوئی فکر نہیں کرنی چاہیے

۔

ماریا بولی۔

اور اگر یہ آدم خوروں کا جزیرہ ہوا تو کیا کریں گے جاپان کے ملک میں
بھی صرف ایک شہر کیوشو میں ہی مہذب لوگوں کی آبادی ہے باقی سارا
ملک یا تو ویران ہے اور یا جنگلی قبیلے رہتے ہیں۔

عنبر نے کہا۔

پھر کیا ہوا ماریا بہن آخر ہمیں ہر قسم کی مصیبتوں کے لئے تیار بھی تو رہنا
ہوگا دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔؟

زمین قریب سے قریب آ رہی تھی۔

اب انہیں دور ناریل کے درختوں کے جھنڈ دکھائی دینے لگے تھے یہ
جھنڈ بڑے گھنے اور سرسبز تھے صاف معلوم ہوتا تھا کہ جزیرہ بڑا سرسبز و
شاداب ہے اور وہاں ضرور آبادی ہوگی کس قسم کے لوگ آباد ہوں گے

یہ انہیں معلوم نہیں تھا جہاز کے بادبان پھولے ہوئے تھے اور ہوا بڑی
تیزی سے جہاز کو جزیرے کے ساحل کی طرف لیے جا رہی تھی۔

عنبر نے کہا۔

اگر جہاز اسی رفتار سے چلتا رہا تو ہو سکتا ہے کہ یہ بڑے زور سے
جزیرے کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے اس لئے ہمیں اسے قابو
میں کر کے اس کی رفتار کو کم کرنا چاہیے۔

ناگ نے کہا۔

میں اوپر جا کر بادبانوں کو گرا دیتا ہوں۔

عنبر بولا۔

ٹھیک ہے تم اوپر جاؤ اور سارے بادبان گرا کر لپیٹ دو ناگ مستول
پر چڑھ گیا اس نے چاروں بادبان کھول کر گرا دیے اور پھر انہیں لپیٹ
کر مستول کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا............ بادبانوں کے

لپٹنے کے فوراً بعد جہاز کی رفتار میں بے حد کمی آ گئی جزیرے کا ساحل
بہت قریب آ گیا تھا اور ساحل کی ریت اور ناریلوں کے درخت
صاف نظر آ رہے تھے
ماریا نے کہا۔
یہ جزیرہ تو مجھے ویران لگتا ہے یہاں کوئی آدمی ہی نظر نہیں آ رہا۔
ناگ بولا۔
میرا بھی یہی خیال ہے لیکن اتنا ہرا بھرا جزیرہ ویران نہیں ہو سکتا۔
عنبر بولا۔
یہاں ضرور کوئی نہ کوئی قبیلہ آباد ہوگا جزیرہ اگر چہ چھوٹا سا ہے مگر بے
حد سرسبز ہے یقیناً یہاں پھلوں کے درخت بھی ہوں گے اس قسم کا
جزیرہ بے آباد نہیں رہ سکتا۔
ماریا کہنے لگی۔

ابھی وہاں پہنچ کر پتہ چل جاتا ہے۔
تھوڑی دیر بعد یادبانی جہاز جزیرے کے ساحل سے تھوڑی دور ریت
میں پھنس کر رک گیا رفتار چونکہ اس کی بے حد کم تھی اس لئے وہ ٹوٹ
نہ سکا اگر رفتار تیز ہوتی تو اس کا ٹکڑے ہو جانا یقینی تھا جہاز کے رکتے
ہی عنبر نے ماریا سے کہا۔
ماریا بہن تم جہاز کے اندر ہی رہو۔ ہم دونوں چل کر پتہ کرتے ہیں کہ
جزیرے میں کوئی آبادی بھی ہے یا نہیں۔
جہاز جزیرے کے بالکل ساتھ کھڑا تھا بیچ میں تھوڑا سا سمندر آ گیا تھا
یہاں پانی گھٹنے گھٹنے تک تھا عنبر اور ناگ رسے کی مدد سے سمندر میں
اتر گئے ماریا جہاز کے اوپر کھڑی انہیں سمندر کے پانی میں سے ہو کر
جزیرے پر جاتے دیکھتی رہی وہ پانی میں سے گزر رہے تھے ایک
مدت کے بعد انہوں نے ساحل کی ریت پر قدم رکھا۔

ان کے دلوں میں عجیب طرح کی خوشی پیدا ہوگئی وہ ساحل کی ریت پھر
تھوڑی دور تک چلتے لگے سامنے ناریلوں کے جھنڈ اور جنگل شروع ہو
جاتا تھا ماریا جہاز کے جنگلے پر کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی عنبر اور ناگ نے
ہاتھ ہلا کر اسے خدا حافظ کہا اور جزیرے کے جنگل میں داخل ہوگئے وہ
جنگل میں چلتے چلتے کافی آگے نکل گئے جنگل ختم ہی نہیں ہوتا تھا راستہ
بڑا دشوار گزار تھا کہیں کوئی پگ ڈنڈی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی
جہاں سے یہ خیال ہی پیدا ہو کر یہاں کوئی آبادی ہوگی اور لوگ اس
پگ ڈنڈی پر سے گزرتے ہوں گے کہیں کوئی جنگلی قبیلہ بھی دکھائی
نہیں دے رہا تھا۔

عنبر اور ناگ چلتے چلے گئے حقیقت یہ تھی کہ یہاں ایک آدم خور قبیلہ آباد
تھا اس قبیلے کے لوگوں نے عنبر اور ناگ اور ان کے جہاز کو جزیرے
کے ساتھ لگتے دیکھ لیا تھا اور اب وہ دونوں کو موقع دے رہے تھے کہ وہ

جنگل میں دور تک نکل جائیں اور جہاز سے دور ہو جائیں اور اس
مقام پر پہنچ جائیں جہاں آدم خور قبیلے والوں نے زمین میں ایک بہت
بڑا گڑھا کھود کر اوپر گھاس پھونس کی چھت ڈال رکھی تھی تاکہ وہ اس
کے اندر گر کر قید ہو جائیں اور پھر آدم خور بڑے مزے سے ان کو بھون
کر کھا جائیں۔

دوسری طرف دس بارہ آدم خور وحشی نیزے ہاتھوں میں لے کر سمندر
میں اتر گئے وہ سمندر کے اندر ہی اندر تیرتے ہوئے جہاز کے پاس
پہنچ گئے پچھلی طرف سے وہ جہاز کے اوپر چڑھ گئے ماریا اس وقت
اپنے کیبن میں بیٹھی آرام کر رہی تھی آدم خور وحشی جہاز کے عرشے پر آ
کر ادھر اُدھر تلاشی لینے لگے ماریا نے عرشے پر قدموں اور باتیں
کرنے کی آواز سنی تو باہر آ گئی کیا دیکھتی ہے کہ جزیرے کے وحشی
عجیب زبان میں باتیں کرتے ادھر اُدھر پھر رہے ہیں وہ ششدر رہ گئی

کہ جس جزیرے کو وہ لوگ بے آباد سمجھ رہے تھے وہاں وحشی آباد ہیں

اور کتنے مکار ہیں کہ جہاز کے اوپر چپکے سے چڑھ آئے ہیں ماریا کا

خیال ایک دم عنبر اور ناگ کی طرف چلا گیا کہ خدا جانے ان کا کیا حشر

ہوا ہوگا، ظاہر بات تھی کہ ان کو بھی انہوں نے قید کر لیا ہوگا۔

ماریا کیبن سے نکل کر جہاز کے جنگلے کے پاس آ گئی یہاں ایک وحشی

کپتان کے کیبن سے نکالی ہوئی ایک لکڑی کی صندوقچی کو توڑ رہا تھا

ماریا نے سوچا کہ ان لوگوں کو خوف زدہ کرنا چاہیے خوفزدہ ہو کر یہ

بھاگ جائیں گے ماریا نے زور سے چیخ ماری، وحشی اچھل کر سمندر

میں گر پڑا۔ دوسرے آدم خور چیخ کی آواز سن کر عرشے کی طرف

دوڑے۔ ماریا نے ایک اور چیخ ماری وحشی سہم کر ایک دوسرے کو تکنے

لگے ماریا نے زمین پر سے ایک لکڑی اٹھا کر زور سے ایک وحشی کے سر

پر دے ماری وہ سر کو پکڑ کر سمندر کی طرف بھاگا اور جنگلے پر سے کود گیا۔

ماریا نے اونچی چڑیلوں جیسی آواز میں کہا۔

بھاگو، بھاگو، بھاگو۔

آدم خور وحشی بے حد وہم پرست ہوتے ہیں انہوں نے جو ایک چڑیل

کی آوازیں اور چیخیں سنیں تو ڈر گئے اور دیکھتے دیکھتے سمندر میں کود

گئے اور جزیرے کی طرف تیرنے لگے اب ماریا نے سوچا کہ عنبر اور

ناگ کا پتہ کرنا چاہیے کہ وہ بے چارے کس حال میں ہیں کہیں کسی

مصیبت میں تو نہیں پھنس گئے۔؟

جاپانی بندرگاہ

ماریانے جہاز کے اوپر سے رسہ لٹکایا اور سمندر میں اتر آئی۔
پانی گھٹنے گھٹنے تک تھا وہ سمندر کے پانی میں سے ہوتی ہوئی جزیرے
پر آ گئی آدم خور بھاگ کر ناریل کے جھنڈوں میں غائب ہو گئے ماریا
نے جنگل میں اندازے کے مطابق اس طرف چلنا شروع کر دیا جس
طرف اس کے خیال میں عنبر اور ناگ گئے تھے جنگل کافی گھنا تھا
ناریلوں کے علاوہ دوسرے گنجان اور گھنے درخت اُگے ہوئے تھے
جھاڑیاں اتنی زیادہ تھیں کہ بڑی مشکل سے ماریا کو راستہ مل رہا تھا وہ
پودوں اور پتوں کو ادھر اُدھر کرتی آگے بڑھ رہی تھی وہ نظر تو نہیں آ رہی
تھی مگر جہاں جہاں سے وہ گزر رہی تھی وہاں وہاں سے جھاڑیاں ادھر
اُدھر ہٹ رہی تھیں اس وقت اگر کوئی اسے دیکھ لیتا تو وہ ڈر کر بھاگ

جاتا کہ اگر وہاں آدمی کوئی نہیں ہے تو یہ جھاڑیاں اور پودے اپنے
آپ وہاں سے کیسے ہٹتے جا رہے ہیں۔
دوسری طرف عنبر اور ناگ بھی جنگل میں چلے جا رہے تھے مگر وہ بہت
دور تھے ان کے دائیں بائیں آدم خور جنگلی بھی چھپ کر چلے جا رہے
تھے تاکہ جوں ہی وہ دونوں گڑھے میں گریں انہیں فوراً قابو میں کر لیا
جائے عنبر اور ناگ باتیں کرتے چلے جا رہے تھے عنبر کہہ رہا تھا۔
یہاں کہیں بھی کوئی جنگلی نہیں رہتا، حد ہو گئی۔ ایسا جزیرہ بے آباد تو
نہیں رہ سکتا۔
ناگ بولا۔
میں بھی حیران ہوں۔
عنبر نے کہا۔
میرا خیال ہے ہمیں اس جزیرے پر کچھ دور ٹھہر جانا چاہیے یہاں پانی

کے چشمے ہیں اور پھل دار درخت بھی ہیں ہم یہاں کچھ روز آرام
کرنے کے بعد آگے چل پڑیں گے۔

ناگ کہنے لگا۔

مگر یہاں سے آگے کہاں جائیں گے؟ ہمیں تو سمندری راستے کا
کوئی بھی علم نہیں ہے۔

عنبر بولا۔

ہم یہاں بھی ساری زندگی نہیں رہ سکتے آخر ایک نہ ایک دن یہاں
سے کوچ کرنا ہی پڑے گا۔

اسی طرح باتیں کرتے کرتے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں آدم خوروں
نے زمین کے اندر گڑھا کھود کر اوپر گھاس ڈال رکھا تھا وہ بے خیالی
میں چلتے جا رہے تھے ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں ان
کے لئے کائی جال بچھایا گیا ہے جب وہ خطرناک جگہ پر پہنچے تو ایک

دم گڑھے کے اندر گر پڑے۔

نیچے گرتے ہی وہ اٹھے اور ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے لگے۔

یہاں ضرور وحشی لوگ رہتے ہیں۔

ناگ نے کہا۔

میرا خیال ہے انہوں نے جنگلی جانور پکڑنے کے لئے یہ جال بچھایا ہو
گا جس میں گر کر ہم پھنس گئے۔

عنبر بولا۔

یہاں کون سے جنگلی جانور ہیں؟ اور پھر اتنا بڑا جنگلی جانور تو کوئی بھی
یہاں نہیں ہو گا جتنا بڑا یہ گڑھا کھودا گیا ہے۔

ناگ نے کہا۔

تمہارا مطلب ہے کہ یہ جال ہمیں پھانسنے کے لئے بچھایا گیا تھا۔؟

میرا تو یہی خیال ہے۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ گڑھے کے اوپر آدم خور وحشی تیر کمان
اور نیزے لے کر نمودار ہو گئے وہ قہقہے لگا رہے تھے اور رقص کر رہے
تھے ایک دم سے چھ سات وحشی گڑھے میں کود پڑے اور انہوں نے
عنبر اور ناگ کو رسیوں میں جکڑ کر باہر نکال لیا وحشیوں کے سردار نے
گونج دار آواز میں کہا۔

ان کو جھونپڑوں کے باہر لے آؤ۔

وحشی عنبر اور ناگ کو گھسیٹتے ہوئے جنگل کے درمیان ایک ایسی جگہ لے
آئے جہاں آدم خوروں کے جھونپڑے تھے ان دونوں کو درختوں کے
ساتھ باندھ دیا گیا اور ان کے ارد گرد لکڑیاں چن دیں عنبر سمجھ گیا کہ یہ
آدم خور ہیں اور انہیں بھون کر کھانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

عنبر نے کہا۔

ناگ تم کیا سوچ رہے ہو؟ اس وقت اپنی جون بدلو گے جب ہمارے

ارد گرد آگ لگا دی جائے گی۔

ناگ نے مسکرا کر کہا۔

مجھے ان آدم خور وحشیوں پر رحم آ رہا تھا سوچ رہا تھا کہ شاید انہیں عقل
آ جائے اور یہ ہمیں جلانے سے باز آ جائیں۔

عنبر نے کہا۔

پاگل ہو گئے ہو کبھی وحشی انسان کو بھی عقل آ سکتی ہے جلدی سے سانپ
کی جون بدلو۔ میں تو زندہ رہوں گا تم جل جاؤ گے۔

ناگ بولا۔

بہت بہتر میں ابھی ان لوگوں کو اس گستاخی کا مزہ چکھاتا ہوں۔

یہ کہہ کر ناگ نے زور سے لمبا سانس کھینچا جب اس نے سانس باہر
نکالا تو وہ سیاہ کالا سانپ بن گیا تھا وحشی آدم خوروں نے جب دیکھا
کہ درخت کے پاس آدمی کی جگہ سانپ آ گیا ہے تو وہ بڑے بڑے

ڈیلے پھاڑ کر تکنے لگے۔

سردار نے کہا۔

یہ جادوگر ہیں۔ یہ جادوگر ہیں ان کو آگ لگا دو۔ سانپ کا سر کچل دو۔

لیکن سانپ سب کچھ سن رہا تھا سانپ نے آگے بڑھ کر ایک آدم خور کو

ڈس دیا اور وہ اسی جگہ گرا اور گرتے ہی مر گیا دوسرے وحشی پرے

پرے ہٹ گئے سانپ پھنکارتا ہوا ان کی طرف آیا۔

سردار تلوار لے کر سانپ کی طرف بڑھا، سانپ جلدی سے جھاڑیوں

کے پیچھے غائب ہو گیا۔

سردار نے چیخ ماری۔

اس شخص کو آگ لگا دو، یہ بھی جادوگر ہے۔

وحشی آدم خور پتھر رگڑ کر لکڑیوں کو آگ لگانے لگا اس عرصے میں ماریا

بھی وہاں پہنچ گئی تھی اس نے جب عنبر کو درخت کے ساتھ بندھے اور

آدم خور کو آگ لگاتے دیکھا تو بھاگ کر وہاں آئی اور آگ لگانے

والے آدم خور کے سر پر پتھر اٹھا کر زور سے مارا۔ آدم خور سر پکڑ کر چکرایا

اور زمین پر تڑپنے لگا دوسرے وحشی کو ماریا نے تلوار کا ایسا ہاتھ مارا کہ

اس کی گردن کٹ کر الگ جا گری اب تو باقی وحشی ڈر گئے مگر سردار نے

حکم دیا کہ درخت کے ساتھ بندھے ہوئے جادوگر کے ٹکڑے اڑا

دیے جائیں۔

جوں ہی وحشی عنبر کی طرف بڑھے ماریا نے دو آدمیوں کو اسی جگہ ڈھیر کر

دیا سانپ نے پیچھے سے آ کر باقی دو آدم خوروں کو ڈس کر ہلاک کر دیا

وہاں ایک پل کے اندر اندر چھ سات آدم خوروں کی لاشیں بچھ گئیں

ماریا نے سردار کے قریب جا کر تلوار کی نوک اس کی گردن پر رکھ دی۔

اگر تم نے میرا حکم نہ مانا تو تمہاری گردن تن سے جدا کر دی جائے گی

میں اس جزیرے کی روح ہوں چلو چل کر اس شخص کو اپنے ہاتھ سے

کھولو۔

سردار تھر تھر کانپنے لگا کیوں کہ اسے آواز تو آ رہی تھی مگر شکل دکھائی نہیں دے رہی تھی وہ جنگل کی روح سے ڈرنے لگا تھا۔

جزیرے کی مقدس روح، مجھے معاف کر دے میں ابھی جا کر اس شخص کو آزاد کرتا ہوں۔

سردار نے آگے بڑھ کر عنبر کو آزاد کر دیا دوسری جانب سے ناگ بھی اصلی روپ دھار کر وہاں آ گیا ماریا پرے ہٹ کر بیٹھ گئی۔

عنبر نے سردار سے کہا۔

تم احمق سردار ہو۔ اب تمہیں معلوم ہو چکا ہوگا کہ اس جزیرے کے مالک ہم لوگ ہیں اگر ہم چاہیں تو تم سب وحشیوں کو ایک پل میں ختم کر سکتے ہیں مگر ہم نے تمہیں معاف کیا۔

آدم خوروں کے سردار نے عنبر اور ناگ کے سامنے سر جھکا دیا۔

اے مقدس دیوتاؤ اس جزیرے کے قبیلے کا سردار تمہیں سلام کرتا ہے ہم تمہارے غلام ہیں تم جیسا حکم کرو گے ہم ویسا ہی کریں گے۔

سردار کو سر جھکائے دیکھ کر باقی وحشیوں نے بھی سر جھکا دیے اور عنبر اور ناگ کی شان میں نعرے لگائے اتنی دیر میں وہ وحشی بھی پہنچ گئے جن کو ماریا نے جہاز سے مار بھگایا تھا انہوں نے بھی آ کر بتایا کہ جہاز پر کوئی روح آ گئی ہے۔

عنبر نے سردار سے کہا۔

ہم اپنے جہاز کے ساتھ ادھر آ نکلے ہیں ہمارے جہاز پر روحوں کے دیوتاؤں کا بسیرا ہے ہم لوگ دیوتا ہیں ہمارے ساتھ اس جزیرے کی روح بھی ہے۔

سردار نے ادب سے کہا۔

ہم جزیرے کی روح اور تمام دیوی دیوتاؤں کو سلام کرتے ہیں

ہمارے لئے جو حکم ہے ہمیں بتاؤ ہم اس پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھیں گے

عنبر اور ناگ کی وحشیوں نے بڑی زبردست دعوت کی۔

زمین پر کیلے کے پتے بچھا کر ان پر قسم قسم کے لذیذ اور میٹھے جنگلی پھل چن دیئے گئے ماریا بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی انہوں نے بڑے مزے سے دعوت اڑائی بعد میں جنگلی لوگوں نے اپنے رقص پیش کیے

شام ہونے سے پہلے عنبر اور ناگ ماریا کو ساتھ لے کر جہاز پر واپس آ گئے سردار بھی ان کے ساتھ ہی جہاز تک آیا عنبر نے سردار کو جہاز میں بلا لیا اور کیبن میں لے جا کر اسے گرم گرم قہوہ پلایا اور کہا۔

دیکھو سردار، ہم کسی نہ کسی طرح سمندر میں راستہ بھول گئے ہیں ہمیں یہ بتا دو کہ یہ جگہ کون سی ہے؟ یہ جزیرہ کس مقام پر ہے اور یہاں سے جاپان کا ملک کتنی دور ہے۔؟

عنبر کی یہ بات سن کر سردار ہنس پڑا۔

مقدس لوگو، تم بڑے بھولے ہو تم لوگوں نے اگر جاپان کی طرف سفر کرنا ہے تو پھر تم بالکل ٹھیک راستے پر جا رہے ہو ایک طرح سے تم جاپان کے سمندر میں داخل ہو چکے ہو ہمارا جزیرہ جاپان کے ملک کا سب سے پہلا جزیرہ ہے مگر یہ بے آباد ہے یہاں سے جاپان زیادہ دور نہیں ہے۔

عنبر اور ناگ خوشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تو کیا وہ جاپان کے سمندر میں پہنچ گئے تھے ماریا بھی بڑی خوش ہوئی ناگ نے پوچھا۔

بادبانی جہاز پر ہم سفر کریں تو کتنی دیر میں جاپان پہنچ جائیں گے۔

سردار نے کہا۔

اگر آپ لوگ دن رات سفر کرتے رہیں اور ہوا موافق رہی تو آپ چوتھے روز صبح کو جاپان کی سب سے بڑی بندرگاہ کیوشو پہنچ جائیں گے

۔

یہ خبر سن کر انہیں بڑی خوشی ہوئی کہاں تو انہیں یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور خدا جانے ابھی انہیں کتنے عرصے اور سمندر میں بھٹکنا پڑے گا اور اب انہیں یہ خوش خبری سنائی گئی کہ وہ چار روز کے بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔

دوسری رات انہوں نے اپنے جہاز پر سردار اور اس کے ساتھیوں کی دعوت کی جہاز پر سبز کیلے کے پتے بچھا کر وہاں کھانے اور پھل سجا دیے گئے وحشیوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ماریا نے کچھ کھانے خود پکائے تھے آدھی رات تک یہ محفل جاری رہی پھر ایک ایک کر کے سارے لوگ واپس جزیرے پر چلے گئے جہاز پر عنبر اور ناگ اور ماریا رہ گئے ان کا خیال صبح کو وہاں سے سفر کرنے کا تھا دن چڑھا تو عنبر نے سردار سے مل کر جہاز پر پانی اور پھل کا اتنا ذخیرہ رکھوالیا جو ان کے لئے مہینہ بھر کافی تھا صرف اس خیال سے کہ اگر ایسا اتفاق ہو گیا کہ

طوفان کی وجہ سے جہاز بھٹک گیا تو انہیں پانی وغیرہ مل جایا کرے۔

جہاز کے بادبان کھول دیے گئے۔

عنبر اور ناگ نے سردار سے ہاتھ ملایا سردار اور اس کے ساتھیوں نے جھک کر سلام کیا لنگر اٹھا دیا گیا لنگر کے اٹھتے ہی بادبانوں میں ہوا بھر گئی اور جہاز جزیرے کے ساحل سے کھلے سمندر کی طرف بڑھنے لگا وحشی لوگ جزیرے کی ریت پر رقص کر رہے تھے اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کر رہے تھے جب تک عنبر اور ناگ کو وحشی نظر آتے رہے وہ رقص کرتے رہے اس کے بعد وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور جہاز کھلے سمندر میں آ گیا۔

کھلے سمندر میں آتے ہی انہوں نے جہاز کو سورج کے حساب سے ایک خاص رخ پر ڈال دیا اس کا حساب وحشیوں کے سردار نے عنبر کو بتایا تھا بادبانوں کی رسیاں ایک خاص حد تک کھینچنے سے جہاز مشرق کی

طرف۔سمندر کے اس علاقے کی طرف روانہ ہو گیا جدھر جاپان کا
ساحل تھا سارا دن جہاز چلتا رہا موسم بڑا خوشگوار تھا دھوپ خوب چمک
رہی تھی۔سمندر بڑا پر سکون تھا جہاز ایک خاص رفتار کے ساتھ آگے
بڑھتا چلا جا رہا تھا ماریا عنبر اور ناگ جہاز کے عرشے پر بیٹھے ہوئے
تھے۔سمندر کا نظارہ بھی کر رہے تھے اور باتیں بھی کر رہے تھے ناگ نے
کہا۔

میرا خیال ہے کہ اگر موسم خوشگوار رہا اور سمندر پر سکون رہا تو ہم
تیسرے روز جاپان کی بندرگاہ کیوشو میں ہوں گے۔

مجھے یقین ہے کہ موسم خوشگوار ہی رہے گا عام طور پر ان دنوں طوفانوں
کا زور تھم جایا کرتا ہے جو طوفان آتے تھے وہ آ چکے۔

ماریا نے کہا۔

سوال یہ ہے کہ ہم جاپان جا کر کہاں قیام کریں گے۔؟

عنبر ہنس پڑا۔

ہماری بہن بھی کتنی بھولی ہے بھئی پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ کبھی سفر پر جاتے
ہوئے یا کسی نئے ملک میں داخل ہوتے ہوئے ہم نے یہ سوچا ہے کہ
وہاں جا کر کہاں ٹھہریں گے اور کس جگہ رات بسر کریں گے؟

ناگ بولا۔

وہ سفر ہی کیا جس میں پہلے ہی یہ طے کر لیا جائے کہ کہاں جا کر ٹھہرنا
ہے اور کس جگہ جا کر رات بسر کرنی ہے کس مقام پر جا کر رات کا کھانا
کھانا ہے سفر کا تو مطلب ہی یہ ہے کہ بس چلتے چلے جاؤ جہاں رات
پڑے سو جاؤ، جہاں دن چڑھے اٹھ کر پھر سفر شروع کر دو۔

ماریا نے کہا۔

یہ تو ٹھیک ہے مگر شاید آپ لوگ بھول گئے ہیں کہ جاپان جادوگروں کا
ملک ہے وہاں بڑے بڑے جادوگر رہتے ہیں اور وہاں قبیلوں کی

باد شاہت ہے ایسے بادشاہ حکومت کرتے ہیں جو ایک شہر کے ملک
میں رہتے ہیں غریبی بے حد ہے اور ڈاکو بھی قدم قدم پر ملتے ہیں۔

عنبر پھر ہنس پڑا۔

تو کیا ہوا بہن! کیا ہمیں پہلے کبھی ڈاکوؤں اور ظالم بادشاہوں سے پالا
نہیں پڑا؟ یہ باتیں تو ہم کرتے ہی آئے ہیں ہمارا مقصد جاپان کی
سیر کرنا وہاں گھوم پھر کر وہاں کی تاریخ سے واقف ہونا وہاں کے لوگوں
سے مل جل کر اس ملک کے لوگوں کے حالات معلوم کرنا ہے اور
بس.........ہمیں جادوگروں سے بھلا کیا کام؟

ماریا نے کہا۔

ہمیں تو جادوگروں سے کوئی کام نہیں ہوگا، مگر وہ ہمارا پیچھا ضرور کریں
گے ہو سکتا ہے کسی جادوگر کو اپنے جادو کے زور سے معلوم ہو جائے کہ
ہم تینوں خفیہ طاقت رکھتے ہیں پھر وہ ہماری جان کے دشمن بن سکتے

ہیں۔

اری پگلی ہماری جان کے دشمن بن کر وہ کیا کرلیں گے جہاں تک میرا
خیال ہے انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

ناگ بولا۔

یہ تو بالکل سچی بات ہے مگر سنا ہے کہ جاپان کے جادوگر بڑے
زبردست ہوتے ہیں۔

تو کیا ہوا ہم بھی بڑے زبردست ہیں اس لئے کہ ہم میں جرات اور
بہادری بھی ہے اور بہادری کے آگے کسی جادوگر کا جادو کبھی نہیں چلا
کرتا، جادو چلتا ہی کمزور پر ہے بہادر اور دلیر آدمی پر جادو کا ذرا سا بھی
اثر نہیں ہوتا۔

ایسی ہی باتیں کرتے دن گزر گیا، پھر دوسرا اور تیسرا دن بھی گزر گیا
تیسرے روز وہ سو گئے چوتھے روز وہ سو کر اٹھے تو خوشی سے اچھل

پڑے کیونکہ دور افق کے پاس جاپان کا ساحل دکھائی دے رہا تھا ان کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ ایک مدت کی در بدری کے بعد آخر اپنی منزل پر پہنچ گئے تھے یہ ساحل جاپان کی سب سے بڑی اور مشہور بندرگاہ کیوشو کا تھا دوپہر کے وقت وہ کیوشو کی بندرگاہ میں داخل ہو گئے۔

ملکہ کی روح

وہ اپنا جہاز لے کر بندرگاہ میں نہیں آسکتے تھے۔

اس طرح وہاں حکومت کے سپاہیوں کو ان پر شک پڑ سکتا تھا کہ وہ اکیلا

وہ تندرست نہیں ہوا تھا۔

بادشاہ نے اپنے بیٹے کو شہر سے دور ایک چھوٹی سی پہاڑی پر ایک محل میں رکھا تھا یہاں کھلی آب و ہوا میں وہ بستر پر پڑا رہتا بادشاہ کی ملکہ مر چکی تھی پہاڑی کے محل پر شہزادہ زندگی کے دن پورے کر رہا تھا حکیموں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ بس اب چند دن کا مہمان ہے اور جلد مر جائے گا بادشاہ کو اپنے بیٹے کا بے حد غم تھا اس کے مرنے کے بعد سلطنت سنبھالنے والا کوئی نہ تھا بادشاہ کا ایک وزیر تھا یہ وزیر بڑا مکار اور سازشی تھا در اصل شہزادے کو بیماری بھی اسی وزیر کی وجہ سے لگی تھی وزیر نے فوج کے سپہ سالار کو بھی نارمل کر رکھا تھا سپہ سالار کو اس نے یہ لالچ دیا تھا کہ وہ اسے اپنا وزیر بنا لے گا اور اس کے بیٹے کو سپہ سالار بنا دے گا جس وقت عنبر اور ناگ وغیرہ کیوشو میں داخل ہوئے تو وہاں کا بادشاہ غم زدہ تھا شہزادہ پہاڑی والے ٹیلے پر موت اور زندگی کے

درمیان جنگ کر رہا تھا اور وزیر اسے کھانے میں برابر زہر کھلا رہا تھا۔

عنبر اور ناگ کے پاس سونے کی اشرفیاں تھیں اس لئے وہ شہر کی ایک سرائے میں اتر گئے یہاں انہوں نے اپنے لئے ایک شاندار کمرہ لیا جہاں بستر جما لیا رات کو سو کر اٹھے تو بڑے تازہ دم تھے سفر کی ساری تھکان اتر چکی تھی وہ دونوں شہر کی سیر کو نکل آئے ماریا کو انہوں نے کمرے میں ہی چھوڑ دیا ماریا خود بھی باہر نہیں نکلنا چاہتی تھی اس کے سر میں ابھی تک جہاز کے سمندری سفر کی وجہ سے ہلکے ہلکے چکر آ رہے تھے۔

کیوشو شہر کے بازار اور گلی کوچے کافی حد تک ملک چین سے ملتے جلتے تھے فرق صرف اتنا تھا کہ یہاں زبان دوسری بولی جاتی تھی اور چین کی طرح یہ شہر صاف ستھرا نہیں تھا یہاں گندگی بہت تھی گلیوں میں صفائی کا کوئی خاص بندوبست نہیں تھا مکان بھی پرانے اور بوسیدہ سے تھے

لوگ البتہ بڑے خوش خوش تھے اور اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے
غریبی بھی بہت زیادہ تھی دونوں بھائی سیر کرتے کرتے شہر سے باہر آ
گئے یہاں ایک جھیل تھی جس میں ایک کشتی پڑی تھی عنبر اور ناگ کشتی
میں سوار ہو گئے اور جھیل کی سیر کرنے لگے سیر سے فارغ ہو کر وہ جھیل
سے باہر آ گئے عنبر نے کہا۔

جھیل بڑی خوب صورت ہے ناگ بھائی دیکھو اس میں کتنے بے شمار
کنول کے پھول کھلے ہیں۔

ہاں عنبر، اس کا پانی بھی گہرا نیلا ہے مگر وہ عمارت کون سی ہے؟ ناگ
نے ایک طرف اشارا کیا۔

جھیل کے پاس ہی ذرا فاصلے پر ایک جگہ ٹوٹا ہوا گنبد سا بنا ہوا تھا عنبر
اور ناگ اس پرانی عمارت کے پاس آ گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی
زمانے میں کوئی پرانا قلعہ ہو گا دیواریں گر چکی تھی صرف ایک گنبد اور

اس کے ٹوٹے پھوٹے دو چار ستون باقی رہ گئے تھے جگہ جگہ پرانی
اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیر پڑے تھے۔

عنبر نے کہا۔

کوئی تاریخی عمارت معلوم ہوتی ہے۔

ناگ بولا۔

ہاں، جاپان کی تاریخ بھی کافی پرانی ہے۔

وہ گنبد کے نیچے آ گئے یہاں سنگ مرمر کا فرش ایک جگہ سے اکھڑا ہوا
تھا یہاں بے شمار جنگلی جھاڑیاں اور پودے اگے ہوئے تھے عنبر نے
سنگ مرمر کے ٹوٹے ہوئے فرش کو دیکھ کر کہا۔

یہ بڑا قیمتی پتھر ہے ناگ، میں نے اس قسم کا پتھر قدیم مصر کے شاہی
محلوں میں دیکھا ہے۔

ناگ نے ایک پتھر اٹھایا تو دوسرا پتھر ذرا سا کھسک گیا اس نے دوسرا

پتھر اٹھایا تو وہاں ایک سوراخ سا دکھائی دیا۔

ناگ نے کہا۔

یہ سوراخ کیسا ہے؟ معلوم ہوتا ہے یہاں کوئی خفیہ غار ہے۔

عنبر بولا۔

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔

انہوں نے پتھروں کو پرے ہٹایا تو نیچے پتھر کی پرانی سیڑھیاں کسی نامعلوم تہہ خانے کو اتر رہی تھیں۔

ارے یہاں تو سیڑھیاں ہیں ضرور اس کے نیچے کوئی خفیہ غار یا تہہ خانہ ہے کیا خیال ہے نیچے چل کر دیکھا جائے؟

ناگ نے کہا۔

بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ماریا سرائے میں بیٹھی ہے ہم خواہ مخواہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو گئے تو ماریا کے لئے مشکل ہو جائے گی

اجنبی دیس ہے وہ یہاں اکیلی رہ جائے گی پھر کسی وقت آ کر اسے دیکھیں گے۔

عنبر بولا۔

جیسے تمہاری مرضی۔

انہوں نے اسی طرح غار کے اوپر سنگ مرمر کی سلیں رکھ دیں اور واپس سرائے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

ادھر ماریا کمرے میں اکیلی لیٹی ہوئی تھی کمرہ سارے کا سارا خالی تھا وہ چونکہ غائب تھی اس لئے لیٹی ہوئی نظر ہی نہیں آ رہی تھی اب ہوا یہ تھا کہ سرائے میں اترنے کے ساتھ ہی وہاں کے دو مشہور چوروں کو خبر مل گئی تھی کہ سرائے میں دو بڑے سوداگر اترے ہیں جن کے پاس سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا ہے چوروں نے سرائے کے نوکر سے بات کی اور کہا۔

ہم تمہیں سونے کی دس اشرفیاں دیں گے ہمیں وہ کمرہ بتاؤ جہاں ملک چین سے آئے ہوئے سوداگر اترتے ہیں۔

نوکر چوروں کو اس کمرے کے باہر لے گیا جس کے اندر ماریا لیٹی ہوئی تھی توکر چلا گیا چوروں نے لوہے کی لمبی سلاخ ڈال کر دروازے کی کنڈی کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔

ماریا تو حیرانی سے ان دونوں چوروں کو دیکھتی رہ گئی وہ انہیں پوچھ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کون ہیں اور کیا کرنے آئے ہیں ویسے اتنا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ دونوں چور ہیں اور چوری کی نیت سے اندر آئے ہیں

چوروں نے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر دیا ایک چور نے کہا۔

جلدی سے یہ معلوم کرو کہ سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا کہاں ہے؟

ابھی معلوم کیے دیتا ہوں۔

اور دوسرے چور نے عنبر اور ناگ کے مختصر سے سامان کو الٹ پلٹ کرنا شروع کر دیا ماریا یہ سب کچھ کونے میں چٹائی پر لیٹی دیکھتی رہی اور خاموش رہی پہلے والے چور نے کہا۔

یار جلدی سے پتہ کرو اشرفیاں کہاں ہیں اگر یہ دیر ہوگئی تو سوداگر واپس آ جائیں گے اور ہمارے لئے بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔

دوسرا چور بولا۔

یار کیا کروں کم بختوں نے اشرفیاں معلوم نہیں کس جگہ چھپا رکھی ہیں۔

پھر اس نے ایک صندوق کو الٹا کیا تو اندر سے اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا باہر آن گرا چوروں کی باچھیں کھل گئیں انہوں نے خوش ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

وہ مارا استاد.........اشرفیاں تو مل گئیں چلو اب یہاں سے بھاگ چلو۔

وہ اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا اٹھا کر وہاں سے بھاگنے ہی والے تھے
کہ ماریا اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس کے ہاتھ میں پیتل کا ایک بھاری
گلدان تھا اس نے پیچھے سے آ کر گلدان زور سے ایک چور کے سر پر
دے مارا چور نے بوکھلا کر پیچھے دیکھا پیچھے کچھ نہیں تھا ماریا نے
دوسرے چور کے سر پر بھی زور سے گلدان دے مارا دونوں سر کو پکڑ کر
ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

ایک چور نے دوسرے سے کہا۔

یہ کیا.............یہ کیا ہو رہا ہے استاد۔

بھوت........یہاں بھوت ہیں۔

ماریا نے زور سے چیخ مار کر کہا۔

میں تم دونوں کو کچا کھا جاؤں گی کچا چبا جاؤں گی۔

یہ آواز تو ان چوروں پر بجلی بن کر گری۔

بھاگو...........بھوت.........بھوت........بھوت......

اور دونوں چور اشرفیوں سے بھرا ہوا تھیلا اسی کمرے کے فرش پر پھینک
کر دروازہ کھول کر ایسے بھاگے کہ پھر پلٹ کر دیکھا بھی نہیں ماریا نے
اشرفیوں والا تھیلا اٹھا کر دوبارہ صندوق میں رکھ دیا اور دروازے کو بند
کر کے چٹائی پر لیٹ گئی وہ عنبر اور ناگ کا انتظار کرنے لگی۔

عنبر اور ناگ اس وقت سرائے کے مالک کے پاس بیٹھے اس کے کیوشو
کے بارے میں باتیں کر رہے تھے سرائے کے مالک نے بتایا کہ کیوشو
ایک خوب صورت شہر ہے اور بادشاہ کی نیکی اور اچھے سلوک کی وجہ سے
لوگ بڑے خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں عنبر نے پوچھا۔

شہر سے باہر جو ایک پرانا کھنڈر ہے وہ کس عمارت کا ہے؟

سرائے والے نے کہا۔

وہ.......وہ جھیل کے کنارے ہے؟

ہاں ہاں وہی۔

سرائے والا بولا۔

وہ ایک بڑی پرانی عمارت ہے کہتے ہیں کسی زمانے میں وہاں ایک
عالی شان محل ہوتا تھا جہاں کیوشو کی ملکہ اپنے بادشاہ کے ساتھ رہتی تھی
پھر ایسا ہوا کہ سنگدل وزیر نے بادشاہ کو قتل کر کے اس کی لاش تہہ خانے
میں دفن کر دی اور خود تخت پر قبضہ کر لیا اس نے ملکہ کو بھی قید کر کے اسی
تہہ خانے میں ڈال دیا اور دروازہ باہر سے بند کر دیا بے چاری
دکھیاری ملکہ نے اپنی ساری زندگی بادشاہ کی قبر پر گزار دی اور آخر ایک
دن اس قبر کے پاس مرگئی وزیر کے حکم سے ملکہ کی لاش کو تہہ خانے میں
بادشاہ کی قبر کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا آج بھی کہتے ہیں کہ چاندنی
راتوں میں کبھی کبھی ملکہ کی روح کے رونے کی آوازیں آتی ہیں۔

وہاں اب سوائے چوروں ڈاکوؤں کے اور کوئی نہیں جاتا۔

ناگ نے پوچھا۔

کیا یہ سچ ہے۔

سرائے کا مالک بولا۔

ہم یہی سنتے آئے ہیں لوگ ادھر جاتے ہوئے ڈرتے ہیں مگر کچھ
لوگوں نے اپنے کانوں سے وہاں چاندنی رات میں ملکہ کے رونے
کی آوازیں سنی ہیں۔

عنبر نے کہا۔

بڑی دردانگیز کہانی ہے بے چاری ملکہ کے ساتھ بڑا ظلم ہوا ہے۔

سرائے کے مالک نے بتایا۔

ہاں اور اب بھی شاید یہی کہانی دہرائی جا رہی ہے اب بھی کیوشو کی ملکہ
مرگئی ہے وزیر نے اسے مروا دیا ہے اور اب وہ بوڑھے بادشاہ اور اس
کے شہزادے کو مروا رہا ہے ان دونوں کو زہر دے رہا ہے تا کہ وہ آہستہ

آہستہ مر جائیں کسی کو شک بھی نہ ہو اور وہ زبردستی تخت پر قبضہ کر کے
گدی سنبھال لے
ناگ نے پوچھا۔
کیا بادشاہ کو اس سازش کی خبر نہیں ہے۔
بے چارا بادشاہ بے حد نیک اور بھولا ہے اسے کیا خبر ہو سکتی ہے کہ اسے
اور اس کے لخت جگر کو کھانے میں آہستہ آہستہ زہر دی جا رہی ہے دیوتا
ہم پر رحم کریں۔
سرائے کا مالک اپنے کام میں لگ گیا عنبر اور ناگ کو ریاست کیوشو کے
شاہی محل کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تھا وہ دونوں وہاں سے
اٹھ کر اپنے کمرے میں آئے تو ماریا نے انہیں بتایا کہ چور دروازہ توڑ
کر اندر داخل ہو گئے تھے اور اشرفیاں چرا کر لے جانے والے تھے کہ
اس نے انہیں گلدان مار مار کر بھگا دیا عنبر اور ناگ بڑا ہنسے اور ماریا کی

بہادری کی داد دینے لگے پھر انہوں نے ماریا کو جھیل کنارے والے
گنبد اور بادشاہ کے بارے میں جو کچھ سنا تھا وہ سب بتا دیا، ماریا نے
ملکہ کی دکھی روح کے بارے میں سن کر درد بھرے لہجے میں کہا۔
جی چاہتا ہے اب کے چاندنی رات میں جا کر ملکہ کی روح سے
ملاقات کروں۔
اچھا بھئی ۔اب تو کھانے کا وقت ہو گیا ہے پھر سوچیں گے! لیکن ماریا
نے فیصلہ کر لیا کہ وہ چاندنی رات میں گنبد کے کھنڈر میں جا کر مری
ہوئی ملکہ کی غمگین روح سے ضرور ملاقات کرے گی۔

ا۔سرائے کے پاس ایک جھیل کے کنارے پرانے محل سے آدھی رات
کو کسی ملکہ کی روح کے رونے کی آواز آئی تو ماریا نے آدھی رات کو اس

ویران محل کا رخ کیا۔

۲۔اندھیرے میں قبر کے سرہانے ایک روح بال کھول کر بیٹھ جاتی ہے اور ماریا اس سے باتیں کرتی ہے۔

۳۔دراصل یہ ملکہ ایک زہریلی ناگن تھی جس نے انسان کا روپ بدل رکھا تھا۔

اور اس نے کس کس سے کیا کیا انتقام لیا یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس ناول کی اگلی قسط کے تیسویں حصے ''سمندر میں لاش'' میں ملاحظہ کیجئے۔